ما شاء الله لا قوة الا بالله

بحمد الله یہ رسالہ عشق کی حقیقت و ماہیت و مد و جزر کے بیان میں الموسوم بہ



حسب فرمایش محمد حافظ خان خلف حافظ محمد عبد الستار خان تاجر کتب لکھنؤ چوک

مفید عام پریس واقع چوک لکھنؤ میں چھپا

جملہ خط وکتابت بنام محمد حافظ خان خلف حافظ محمد عبد الستار خان تاجر کتب چوک لکھنؤ ہونا چاہیے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہی عشق آفرین کے لیئے | نعت ہی ختم مرسلین کے لیے
السلام ای ائمۂ اطہار | السلام ای چہار یار کبار

جمیع حمد و ثنا اُس یکتا و بے ہمتا دلربا ے عالم کو ہی جو ہر ذرہ میں مہر نیمروز کیطرح عیان ہی مگر کچھ عجب کرشمہ و انداز ہی کہ آج تک (ان) آنکھون سے نہان ہی بقول کسی مشتاق کے ؎

جلوہ تیرا دیدہ ہی صورت تری نادیدہ ہی | آنکھین تجھکو ڈھونڈھتی ہین دل ترا گرویدہ ہی
اور گھونگھٹ یہ کہ صورت آج تک نادیدہ ہی | بے حجابی یہ کہ ہر ذرہ مین ہی تو آشکار

یا یون کہے ؎

عالم بہ تو مشغول تو غائب ز میانہ | ای تیر غمت را دل عشاق نشانہ

اور بیشمار درود اُس نبی آخر الزمان جمیل جہان پر جسکے آگے جناب یوسف علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کا حسن بھی گرد ہی ؎

الکنون تو ئی جمیل جہان گرچہ پیش ازین | آوازۂ جمال ز کنعان بر آمدہ
(حضرت نصر پھلواروی) ؎ | شوریکہ در صباحت یوسف فتادہ بود
گردے بودے ز لعل نمکدان مصطفا | لا تعد و لا تحصے سلام اُس آفتاب

عالمتاب (اور اُسکے آل و اصحاب) پر جسکے چہرۂ انور کی چمک دمک سے ماہتاب بھی سرنگون ہو جاتا تھا اور جس گل رعنا کا نہ فقط مین بلکہ مجھ ایسے ہزارون

غزل سرا ہین ہ | نہ من برآن گل رعنا غزل سرایم و بس | کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار آنید

اور خدا وند کی بیحد رحمت اُس رحمۃ للعالمین پر (اور اُسکے یار و انصار پر) جسکا کاشانۂ فیض و رحمت آج تک واہی اور بیکار ہو رہی ہی کہ | در فیض محمدؐ - وا ہی آئے جسکا جی چاہے

رسول اللہ پر ایمان لائے جسکا جی چاہے | اللھم صل علیہ و آلہ و اصحابہ و بارک و سلم -

اما بعد - ناظرین! اس رسالہ کے مرتب ہونے سے پہلے مین در عشق و محبت کے مضمون پر اخبار **الپنچ بانکیپور** مین اپنی تحریر چھپواتا تھا - پھر میرے بعض احباب نے ایک مستقل رسالہ مرتب کرنے کی راے دی اور اُس وسیع مضمون کی گنجایش بھی اُس اخبار مین مینے نہ دیکھی - چنانچہ یہ رسالہ مرتب کرکے ہدیۂ ناظرین کیا!

معذرت

مین ایک نو عمر اور کم علم طالب العلم ہون اسلیے اگر اس رسالہ مین کوئی غلطی یا کسی طرح کی چوک ہو گئی ہو تو ناظرین معاف فرمائین اور عبارت و الفاظ سے قطع نظر کرکے میرے منشاء و مدعا پر غور کرین!

+ + + + +

+ + +

+



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیا مین کوئی (زندہ) دل ایسا نہین جسمین محبت کے ولولے جوش نہ مارتے ہون اور جو اسکی جادو بھری نگاہ کا گھائل اور اسکی کاکل پرپیچ کا اسیر نہ ہو- چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت اعلی ہو یا ادنی امیر ہو یا فقیر شاہ ہو یا گدا مگر اسکے دام بلا مین ضرور گرفتار ہی کبھی کبھار اسمین کمی و بیشی بھی ہوا کرتی ہی- اب وہ محبت خواہ کسی شی کی ہو- محبت کے کئی درجے ہین اور آخری درجہ اسکا عشق اور انتہاے عشق جنون! اسکا یہ مطلب نہین کہ سلسلۂ عشق جنون تک پہونچکر منقطع ہو جاتا ہی بلکہ یہ جنون تو اُسی عشق کے درجون مین سے ایک درجہ ہی اور اگرچہ انتہاے عشق جنون ہی مگر انتہا محض اعتباری ہی ورنہ عشق کا میدان ایسا وسیع ہی کہ اگر کوئی اسکے طی کرنے کی غرض سے عمر بھر اسمین چلا کرے تو بھی اُسکی نہایت انتہا کو نہ پہونچے گا ؎

منزل یار دور اتنی ہی

ریل بھی جاتے چیخ اٹھتی ہی

یہ وہ بحر بے پایان ہی کہ اسمین کتنا ہی غوطے کیون نہ لگائے مگر اسکی تہ کو پہونچنا مشکل ہی ؎

عشق گو دریا ہی ناپیدا کنار

ڈوبنے والے کا بیڑا پار ہی

جو نکلا سو ڈوب گیا اور جو ڈوبا سو پار

احمد! الہ بریلی کا واکی الٹی دھار

یہ وہ شہنشاہ عالی جاہ ہی کہ بڑے بڑے سلاطین کے سر نیاز اسکے آگے جھک جاتے ہین اور اسکے آستانۂ عالیہ

کی جبہ سائی کرتے ہین - ؎

کہان سلطان محمود اور کہان بندہ ایاز اُسکا

محبت وہ بلا ہی شاہ کو چاہے گدا کر دے

یہ وہ جادو فریب ہی کہ کوئی کیسا ہی سخت

سخت دل کیون نہو مگر اسکے دام فریب مین اگر موم سا نرم اور نازک دل ہو جاتا ہی ؎

مجھ سا ندے زمانہ کو پروردگار دل

آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل

یہ وہ مرض ہی جسکے علاج سے افلاطون وجالینوس بھی عاجز ہین ہر بیماری کی دوا ہی مگر اسکی کوئی دوا ہی نہین ؎

مرض عشق کا علاج نہین

کیا کریگا کوئی دوا صاحب

یہ وہ بیماری ہی جسپر خود مرض وجملہ مرض را دواست،، صادق آتا ہی جسے اسکا آزار ہوا اُسے کسی بیماری کی ہوا بھی نہین لگتی دل مین وہ درد رہتا ہی جسکے آگے درد سر وغیرہ کی کچھ ہستی ہی نہین آتش عشق کی وہ حرارت رہتی ہی کہ بخار کا پتہ بھی نہین لگتا یار کی سرد مہریون اور رعب حسن کے مقابل جوڑی دلقوہ وغیرہ کا نشان بھی نہین رہتا سب کا فور غرور ونخوت ننگ وناموس (جو قلب کی بھاری بیماری ہی) کا نام بھی نہین چنانچہ مولانا روم قدس سرہ فرماتے ہین - ؎

شاد باش ای عشق خوش سودای ما

ای طبیب جملہ علتہاے ما

ای دواے نخوت وناموس ما

ای تو افلاطون جالینوس ما

یہ وہ من موہن ہی کہ امرا اسکے شیدائی رؤسا اسکے فدائی غربا اسکے شیفتہ فقرا اسکے گدا اسکی رسیلی اور سرمگین آنکھون کا جہان گھائل اسکی مست ومدہوش کردینے والی بوبی نے تمام عالم کو اپنا متوالا بنا رکھا ہی اسکی کج ادائیون نے فرہاد کو اپنی جان شیرین ہلاک کردینے پر مجبور کردیا اسی نے قیس کو دیوانہ اور عقل ہوش سے بیگانہ بنا دیا تھا اسی نے زلیخا کو پردۂ عصمت سے باہر قدم نکالنے کی جرأت دلائی تھی اسی نے حضرت سعدی ایسے جلیل القدر اور شہرۂ آفاق صوفی کو ایک شاہزادہ کے حسن وجمال پر فریفتہ کرکے ادنی پیشہ (سائیسی) کے اختیار کرنے پر مجبور کیا اسی کی دلپسند اور دلکش آواز نے حضرت شرف الدین بہاری کو ایسی محویت مین ڈال رکھا تھا کہ بارہ برس تک اُنکو اپنی

کچھ بھی خبر نہین تھی اسی کی مقناطیسی کشش تھی کہ حضرت منصور دار پر کھنچ گئے اسی کے
ولولے نے حضرت شمس الدین تبریز کے دل مین ہمہ دم جوش مارا کرتے تھے اسی کی مئے
گلگون نے مولانائے روم کو سرشار کر رکھا تھا اسی کی شراب نے حضرت حافظ علیہ الرحمتہ
کو اپنا مست و متوالا بنا لیا تھا اسی کے کرشمے تھے کہ حضرت سرور کائنات علیہ التحیتہ والصلوۃ
نے آپکو ہلاک کر دینے کے قصد سے پہاڑ پر چڑھایا تھا کہ جب یار سے نامہ و پیام ہی نہین
تو لطف زندگی کیا! اپنے کو ہلاک ہی کر دینا بہتر ہے اسی کا جذبہ تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام
صحرا صحرا جنگل جنگل (مستانہ وار) پھرا کرتی تھی اسی کے نورانی چہرہ کی جھلک نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر بیہوش کر دیا تھا اسی کا اقبال تھا کہ حضرت یوسف علیہ السلام
عزیز مصر ہوے اسی کی زلف سیہ نے ناگن بنکر سیدنا امام حسن علیہ السلام کو ڈس لیا تھا۔
اسی سفاک کی تیغ ابرو نے امام حسین علیہ السلام کو شہید ناز کیا۔ (مین) سہ

عاشقی آسان نہین واللہ بہت مشکل ہے	کوئی جا کر اسکو پوچھے حضرت شبیر سے

اسی نے ہزارون کو کوچہ گردی و صحرا نوردی کا سبق پڑھایا بھتیرون کو در بدر
دیوانہ وار پھرایا بھتیرون کو اعلیٰ سے ادنیٰ اور ادنیٰ سے اعلیٰ درجہ پر پہونچایا فردیہاواری سہ

خاکساری را کہ بخشید عزتے	رشک عالی خاندانی کرد عشق
خاک راہ آستانے کرد عشق	صد سرے از کجکلاہان جہان

بھتیرون کو خاک مین ملایا بھتیرون کو حیات جاودانی
بخشا بھتیرون کو ہلاک و برباد کیا۔ غرض یہ خانمان خراب عجیب آفت ہی جو اسکی
زلف گرہ گیر مین پھنسگیا اسکا پھر چھوٹنا محال سہ

محبت کے جو قیدی ہین نہ چھوٹینگے وہ جیتے جی	سسکتے ہین بلکتے ہین اسے پھر یاد کرتے ہین

اور اسے نہ عقبیٰ سے سروکار اور نہ دنیا
وما فیہا سے کاروبار نہ کسی سے کوئی غرض و مطلب نہ کچھ درکار عقل و ہوش صبر و تحمل
ننگ و ناموس سب سے بیزار (ع) الوداع ای ننگ ناموس الفراق ای صبر و ہوش
اسی کا شیدا اسی کا شیفتہ اسی کا مست اسی کا متوالا اسی کا سڑی اسی کا باؤلا اور

پکار پکار کر یون کہتا ہی ؎	فاش میگویم وازگفتۂ خود دلشادم	بندۂ عشقم واز ہر دو جہان آزادم

محبت کی تعریف

لغت مین محبت (ا ور حب) کے معنی دوستی کے ہین اور یہ بھی کہتے ہین کہ محبت ماخوذ ہی حبّہ سے اور حبّہ اُن بیجون کو کہتے ہین جو زمین کے اندر ہوتے ہین تو جسطرح وہ تخم (یا حب ۱۲ / یا تحب ۱۲) زمین کے اندر نہان ہوتا ہی اور اسپر بارش ہوتی ہی دن کو آفتاب کی تپش اسپر ہوتی ہی اُسکی گرمی وحدت وہانتک پہونچتی ہی رات کو اُوس پڑتی ہی اور اُسکی ٹھنڈک اُس تک سرایت کرتی ہی موسم سرما وموسم گرما کا دور ہوتا ہی غرض زمانہ کی اُلٹ پھیر مین رہتا ہی مگر وہ تخم متغیر نہین ہوتا اور ثابت قدم رہتا ہی یہان تک کہ (جب اُسکا وقت آتا ہی تو) اُگتا ہی اور اُسمین پھول لگتے ہین پھر پھل لگتے ہین۔ یہی حال محبت کا ہی جس دل مین اسکی تخم ریزی ہوئی اُسپر درد وغم کی گھٹائین چھا جاتی ہین رنج ومحن کی بارش لعنت و ملامت کی بوچھار ہونے لگتی ہی باد صبا کی طرح ٹھنڈی ٹھنڈی سانس بھی چلتی ہی سوز فراق سے جی بھی جلتا ہی اندرونی حرارت سے گرم گرم آہین بھی نکلتی ہین اور رنج وبلا کی موسلادہار بارش ہو کر درد والم کی گھٹا کھل بھی جاتی ہی اور آسمان دل سینۂ بے کینہ یا شیشہ کی طرح غم سے بالکل صاف ہو جاتا ہی اور وصل یار کا خوشنما منظر نظر آنے لگتا ہی اور وصل دلدار کی لذتین بھی حاصل ہوتی ہین اور لقاے جانان سے دل کو راحت اور شربت وصل سے قلب کو فرحت بھی ہوتی ہی اور محب کے حالات انقلاب زمانے کے ساتھ پلٹا کھاتے رہتے ہین کبھی رنج بھی ہی کبھی خوشی بھی ہی کبھی یار کی سرد مہریونکا زمانہ گذرتا ہی کبھی دلدار کی گرمجوشیون اور مہربانیون کا زمانہ اُسپر گذرتا ہی یہ سب کچھ ہوتا ہی مگر (محب کی) محبت متغیر نہین ہوتی۔

اب از روے اصلاح واستعمال اسکی تعریف مین لوگون کا بہت اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ محبت جمیع امور مین محبوب کی موافقت اور اُسکی پیروی اور اطاعت کرنے کو

کہتے ہین کوئی کہتا ہی کہ محب کا محبوب کی ذات وصفات مین فنا ہو جانے کا نام محبت ہی۔ کسی نے کہا ہی کہ دل سے ماسوائے محبوب کا محو ہو جانا اسکا نام محبت ہے بعضے کہتے ہین المعرفۃ نارٌ والمحبۃ نارٌ فی نارٍ معرفت آتش ہی اور محبت آتش در آتش ہی کوئی کہتا ہی کہ المحبۃ ہی الشوق الی المحبوب دل کا محبوب کا طالب ومشتاق ہونا۔ بعضے کہتے ہین کہ محبوب کا خواہان وجویان اور اُسکے ذکر مین رطب اللسان رہنا اِسکو محبت کہتے ہین۔ حضرت اَبُوبان یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ''محبت کم پنداشتن بسیار از نفس خود وبسیار پنداشتن کم از حبیب است (پھر فرماتے ہین) محب صادق اگر بذل کند برائے محبوب خود جمیع انچہ کہ قادر است بران کم پندارد آنرا وشرم دارد واگر بیابد از محبوب خود اندک چیزے بسیار می پندارد''۔ بعضے کہتے ہین کہ محبت کے معنی یہ ہین کہ محب اپنے تمام اشیاء کو محبوب کو بخشدے حتی کہ اب اُسکے پاس کوئی چیز اُسکی نہ رہے۔ لیکن یہ سب تعریفین درحقیقت محبت کے علامات وآثارات (اور بعضے مقامات) ہین نہ تعریف محبت بلکہ حسب وضع علماء نے محبت کی تعریف یون کی ہی کہ دل کا کسی کی طرف مایل ہونا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم جلد تاسع کتاب المحبۃ والشوقین بڑی مبسوط تقریر کی ہی اخیر مین فرماتے ہین فالحب عبارۃ عن میل الطبع الی الشئ فان تاکد ذالک المیل وقوی سُمّی عشقاً'' (ترجمہ) حب کی تعریف یہ ہی کہ طبیعت کا میلان کسی ایسی شئ کی طرف جو انسان کو بھلی معلوم ہو پھر یہ میلان جب موکد اور قوی ہو گیا تو اُسکو عشق کہتے ہین

محبت کیون پیدا ہوتی ہی

محبت کیون پیدا ہوتی ہی؟ اسکی وجہ مجملاً مین اپنے رسالہ حُبِّ رسول مین لکھ چکا ہون اب یہان پر کسی قدر تفصیل سے سنیے۔ محبت پیدا ہونے کی دو وجہین بیان کیجاتی ہین۔ ایک تو حسن وخوبی عام اس سے کہ ظاہری حسن وخوبی ہو یا باطنی اور اُسکا ادراک حواس خمسہ سے ہو یا عقل ودانش سے۔ (ظاہری حسن وخوبی (جسکا ادراک حواس خمسہ سے ہو)

کی مثال) جیسے صورت جمیلہ اسکا ادراک حواس باصرہ (یعنی آنکھ) سے ہوتا ہی - اور
جیسے صوت حسنہ اسکا ادراک حواس سامعہ (یعنی کان) سے ہوتا ہی اور جیسے مشک
وعنبر اور تمام عطریات انکا ادراک حواس شامہ (یعنی ناک) سے ہوتا ہی - اور جیسے عمدہ
غذائین انکا ادراک حواس ذایقہ (زبان) سے ہوتا ہی اور جیسے چیزون کی نرمی
وگدراہٹ اسکا ادراک حواس لامسہ (چھونے) سے ہوتا ہی - یہ سب چیزین انسان کو
مرغوب اور محبوب ہوتی ہین - اسکے ثبوت مین صادق ومصدوق صلعم کا قول صادق
حُبِّبَ اِلَیَّ من الدنیا الطیب والنساء موجود ہی - حضور فرماتے ہین دو مجھے دنیا کی دو چیزین
محبوب ہین خوشبو اور عورتین تو مین عرض کرچکا ہون کہ طیب (خوشبو) سے حواس
شامہ کو حظ ہوتا ہی اور اسکا ادراک اسی سے ہوتا ہی - اور نساء (عورتون) سے
حواس باصرہ اور لامسہ (بلکہ تھوڑا تھوڑا ہر حواس) کو حظ ہوتا ہی - اور ان دونون چیزونکو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محبوب فرمایا ہی اور (باطنی حسن وخوبی کی مثال) جیسے علم
وفضل زہد وتقویٰ فقر ودرویشی وغیرہ انکا ادراک عقل و دانش سے ہوتا ہی -
اور محبت کی دوسری وجہ احسان ہی یعنی احسان وکرم کی وجہ سے دل مین
محبت پیدا ہوگئی ہو - یہ دو چیزین - (حسن احسان -) ایسی ہین جو انسان کو خوامخواہ
اپنی طرف جھکا دیتی ہین انسان تو انسان حیوان بھی غلام بنجاتا ہی اور (ہان) حیوانونکے
دلون مین بھی محبت کا مادہ ضرور ہوتا ہی چنانچہ اکثر کتون اور عرب کے گھوڑون اور ہاتھیون
کی محبت آمیز واقعات مشہور ہین - شیر جو سب سے زیادہ غصیلا اور ہیبت ناک وجری
جانور ہی اور ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ دوستی کے نازک تعلقات اسکے سخت دل مین

[illegible]

ہونگے اُسکے دل مین بھی محبت کا مادہ ضرور ہی چنانچہ اسکا ایک تعجب خیز واقعہ
ذیل مین درج کیا جاتا ہی۔
اندراکلس ایک غلام تھا اور اُس زمانہ مین مالک اپنے غلامون کے ساتھ بُری
طرح پیش آتے تھے اندراکلس بھی جب اپنے مالک سے تنگ آگیا تو ایک روز موقع پاکر
جنگل کو بھاگ کھڑا ہوا یہ جنگل مین تن بہ تقدیر چلا جا رہا تھا کہ اُسکو ایک شیر نظر آیا جو تکلیف
کی وجہ سے بڑا کراہ رہا تھا اندراکلس جان سے تو بیزار ہی تھا شیر کے نزدیک گیا تو
اُسے معلوم ہوا کہ اُسکے پیر مین ایک بڑا کانٹا چبھا ہوا ہی جسکے باعث سے اُسکا پنجہ
ورم کر آیا ہی اندراکلس کو اُسپر رحم آیا اُسنے کانٹا شیر کے پیر سے نکالا اور جو تدبیرین وہان
اُس سے ہو سکین زخم کے درست کرنے مین کین۔ چند روز مین شیر بالکل اچھا ہوگیا
اور یہ دونون مثل دو دوستون کے بسر کرنے لگے۔ شیر ہر روز شکار کرکے لاتا
اور جبتک اندراکلس اسمین سے کچھ نہ کھاتا وہ کچھ نہ کھاتا یہ دونون اسی طرح ایک
عرصہ تک بسر کرتے رہے اور اندراکلس اس جنگل کے بادشاہ کی وجہ سے بالکل بیخوف
رہنے لگا ایک روز جب یہ ادھر اُدھر پھر رہا تھا چند آدمیون نے اِسے گرفتار کرلیا اور
اور اسے شہر کی طرف لے گئے اُس زمانہ کا یہ دستور تھا کہ جب کسی ملزم کی جان لینی منظور
ہوتی تو ملزم کو ایک وسیع میدان مین کھڑا کرکے اسپر ایک بھوکھا شیر چھوڑ دیا جاتا تھا
اندراکلس کا بھی یہی حشر ہوا اور وہ اُسے میدان مین کھڑا کرکے ایک گرسنہ شیر جو حال مین
گرفتار ہوکر آیا تھا اسپر چھوڑ دیا گیا شیر بہت غضبناک ہوکر اُسپر حملہ آور ہوا۔ لیکن جب قریب
آیا اور اندراکلس کی صورت دیکھی تو اسکے پیرون پر لوٹنا شروع کیا۔ تماشائیون کو جیسے
کچھ حیرت ہوئی ہوگی وہ ظاہر ہی جب لوگون نے اس واقعہ کو دریافت کیا تو معلوم ہوا
کہ یہ وہی شیر تھا جسکے پیر کا کانٹا اندراکلس نے جنگل مین نکالا تھا۔ شہر کے گورنمنٹ نے
اندراکلس کا قصور معاف کیا اور شیر اُسکے حوالہ کیا اور یہ مدتون تک دونون آپس مین

اچھی طرح بسر کرتے رہتے۔ پس اس سے ظاہر ہی کہ جانورون مین بھی دوستی کا مادہ ضرور ہی
اور خدا نے انکو بھی اس بیش بہا عطیہ سے سرفراز کر رکھا ہی۔

غرض یہ دونون (حسن و احسان) وہ جادو ہین کہ پری کو شیشہ مین اُتار لین بیگانے کو
یگانہ کر لین دشمن کو دوست بنا لین۔ بالخصوص حسن! یہ وہ دلربائے عالم ہی کہ تمام
شاہان جہان اسی پر جان دیتے ہین اسی کے تعویذ گنڈے نے عالم کو اپنا گرویدہ بنا رکھا ہی
سارے جہان مین اسی کا بول بالا ہی یہ وہ ہر دلعزیز ہی کہ عاشقان جانباز اسی کا کلمہ
پڑھتے ہین اسی کا دم بھرتے ہین: معشوقان طناز اسی پر فخر و ناز کرتے ہین اسی پر گھمنڈ
کرتے ہین: حضرت عشق اسی کی خیر مناتے ہین انکا وجود و عدم اسی کے دم سے ہی۔ خداوند
کریم نے یون تو ہمین لکھوکھا اور کرورہا نعمتین عنایت فرمائین جنکا شمار ناممکن ہی اور
نعمتین بھی ایک سے ایک اور سب قابل قدر ہین مگر (**حسن**) ایک عجیب نعمت
غیر مترقبہ ہی جسے اُس جمیل جہان نے اپنے گنجینۂ ان اللہ جمیل و یحب الجمال سے ہمین
مرحمت فرمائی اس نعمت کا مقابلہ کوئی نعمت خداوندی نہین کر سکتے یہ خداوندی نعمتون
مین سے ایسی نعمت ہی جیسے ستارون مین چاند یہ وہ فرید دہر ہی کہ دنیا مین کوئی شی اسکا
مقابلہ نہین کر سکتی یہ وہ یکتائے روزگار ہی کہ عالم مین اسکا ثانی چراغ لیکر ڈھونڈھنے
سے بھی نہ ملے غرض یہ عجیب دُر بے بہا ہی۔

حُسن و احسان یہ دونون باتین بالاتم اُس وحدہ لاشریک ہی کے ذات مین پائی جاتی ہین
اسی لیے محبوب حقیقی اُسکے سوا کوئی دوسرا نہین ہوسکتا۔ مینے یہ مسئلہ رسالہ حُب رسول
مین مفصلاً بیان کیا ہے من شاء فلیطالع (جسکا جی چاہے اُسمین دیکھلے۔

محبوب حقیقی خداوند عالم ہی

اور باہمہ پھر انسان کو جو الفت و محبت یا تعشق ہو جاتا ہی اُسے عشق مجازی کہتے ہین۔
جنس کا جنس کی طرف میلان طبعی ہی اُسکو کوئی روک نہین سکتا اور سچی محبت کبھی
چھوٹ نہین سکتی بقول مرزا داغ ؎

آئی ہوئی عاشق کی طبیعت نہین جاتی	آتی ہو تو آکر یہ قیامت نہین جاتی
سر جاتا ہو سر سے ترا سودا نہین جاتا	دل جاتا ہو دل سے تری اُلفت نہین جاتی
اللہ سے محشر مین کہونگا ترے آگے	مجبور ہون مین اسکی محبت نہین جاتی

بلکہ محب یہ چاہتا ہو کہ یہ میری محبت اور زیادہ ہو اور یون بولتا ہو خسرو۔ع

دلم در عاشقی آوارہ شد آوارہ تر بادا	تم از بے دلی بیچارہ شد بیچارہ تر بادا
اگر زاہد دعائے خیر میگوئی مرا این گو	کہ این آوارۂ کوئے بتان آوارہ تر بادا

مجنون کو جب لوگ بیت اللہ لے گئے اور غلاف کعبہ اُسکے ہاتھ مین دے کر کہا کہ دعا کر کہ الہی لیلی کا سودا میرے سر سے دور ہو جائے اور اُسکے دام گیسو سے میرے طائر دل کو نجات ہو جائے تو مجنون نے کیا دعا کی۔ع

گفت یارب عشق لیلے زانچہ ہست	دست برداشت ان زمان مجنون مست
ہر زمانم بیش سرگردان کنی	میتوانی کرد و صد چندان کنی

اور محب (اپنے خیال مین) درد الفت اور سوز محبت کسی وقت اگر ذرا بھی کم پاتا ہو تو مضطر و پریشان اور نالان و گریان ہوتا ہو مگر باینہمہ (کہ کوئی رشتہ محبت قطع نہین کر سکتا اور کسی طرح وہ چھوٹ نہین سکتی لیکن) محبت کے لیے لعنت و ملامت اور رسوائی و ذلت اور لوگونکا اُس محبت کے قطع کر دینے پر تُل جانا اور محب کو ستانا (یہ سب باتین) بھی پروردگار نے لازم کر دی ہین۔

حق تعالی کے کچھ عجب کارخانہ ہین بڑے بڑے عقلا اور علما اسکے کارخوانون کو نہین سمجھ سکتے اور انکی تہ تک نہین پہونچ سکتے اپنے کارخوانون کا عالم وہی عالم الغیب ہو۔ع رموز مملکت خویش خسروان دانند + لکھا ہو کہ جب دو شخصون مین آپسمین محبت ہوتی تو ضرور ہو کہ اُنکے درمیان بعض صفات مین اتحاد ہو۔ لَا یَجِدُ اثْنَیْنِ یَتَحَابَّانِ اِلَّا وَ بَیْنَهُمَا اتِّفَاقٌ فِیْ بَعْضِ الصِّفَاتِ (خلاصہ) تم ایسا نہین پاؤگے کہ دو آپسمین محبت کرتے ہون اور اُنمین کسی صفت مین اتحاد نہو بلکہ کسی صفت مین دونون متحد ہونگے۔ بقراط سے کسی نے ایسے شخص کے بارے مین

جو اُس سے بغض رکھتا تھا کہا کہ وہ تمہین دوست رکھتا ہی بقراط نے کہا مَا اَحَبَّنِیْ اَحَدٌ اِلَّا وَقَدْ وَافَقْتُہٗ
فِیْ بَعْضِ اَخْلَاقِہٖ کوئی مجھسے محبت نہین رکھ سکتا جبتک مین اُسکے بعض اخلاق مین موافق نہولون
اور اسی کی تائید حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول سے ہوتی ہی کہ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَۃٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْہَا
اِئْتَلَفَ وَمَا تَنَاکَرَ مِنْہَا اخْتَلَفَ (ترجمہ) ارواح گویا لشکر مسلح ہین جنمین (اُس عالم مین) باہم
تعارف ہوگیا اُنمین (اس عالم مین اگر) محبت والفت ہوگئی اور جنمین (وہان)
تنافر ہوا اُنمین (اس عالم مین) تنافر واختلاف پیدا ہوگیا۔

اب انسان کو چھوڑے حیوان جو غیر ذوی العقول کہلاتے ہین اُنکو دیکھیے محبت کا مادہ
انمین بھی موجود ہی جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہین انکو چھوڑیے جنکو آپ غیر ذی جان سمجھتے
ہین ذرا اُنکی طرف متوجہ ہوجیے دیکھیے مقناطیس مقناطیس کو کھینچ لیتا ہی اسکے دو ٹکڑے
اگر برابر ہی برابر ہین تو ہر اک دوسرے کو اپنی طرف کھینچینگے اور چھوٹے بڑے ہین تو بڑا چھوٹے کو
ازاد بلگرامی لکھتے ہین کہ مقناطیسی طبیعت مائل ہی جدی ستارہ کی طرف (جو قطب شمالی سے
قریب ہی) غور کیجیے صانع حقیقی نے یہ معاملہ کسطرح ان دونون کے درمیان مین کیا:
وہ (جدی) علوی یہ (مقناطیس) سفلی وہ جرم نورانی یہ جسم ظلمانی اور درمیان انکے بعد بعید
نہ معلوم کونسی مناسبت (خفیہ) اللہ تعالی نے انمین پیدا کی ہی جو منشاء میلان و مصدر رجحان ہی
حالانکہ ظاہر مین کوئی مناسبت نہین۔ مولانا ازاد (یہ لکھکر) فرماتے ہین کہ یہان سے صاف
ظاہر ہوگیا کہ اگر کوئی کسی کالے یا بدصورت پر بھی مرتا ہو تو وہ معذور ہی اُسسے کبھی لعنت و
ملامت نہین کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی نے اُن دونون مین ازل ہی سے کوئی
مناسبت خفیہ پیدا کردی ہی جو عِلّۃ اُس محبت کی ہی۔

(ہین) مگر حالت یہ ہی کہ تیغ تو در کنار کسی حسین و جمیل ہی پر کوئی مرتا ہی اور اُسی سے محبت کرتا ہی
اور اُسپر اُسکا دل آجاتا ہی تو لوگون کی لعنت ملامت ہی اُس بیچارہ کی غذا ہو جاتی ہی یہ نہین سمجھتے
کہ وہ مجبور ہی معذور ہی خدا نے اُسکو اُسکا فدائی بنا دیا ہی وہ بے قصور ہی۔ بقول شیخ بوسیری رحہ ؎

مِنّی اِلَیکَ وَ لَو اَنصَفتَ لَم تَلُمِ		یَا لَائِمِی فِی هَوَی العُذرِیِّ مَعذِرَةً

ناظرین اب سمجھ سکتے ہین کہ یہ محض خداداد بات ہی اور ہر شی اُسکے دام فریب کا مبتلا ہی اور اُسمین
کسی کا کچھ قصور نہین اور کوئی کچھ نہین کر سکتا عقل و خرد کا تو گذر ہی نہین۔

[illegible]

دنیا مین آکر جو کوئی کسی پر عاشق ہو جاتا ہی اُسے یون سمجھنا چاہیے کہ اُس عالم کی لگی ہوئی آگ اس عالم مین آکر بھڑک اُٹھی۔ محب کے سر مین خداوند عزوجل اُسی عالم سے اُسکے محبوب کا سودا دے رکھتا ہی اور دل کا تعلق اُسی وقت سے ہوتا ہی ۵

نشان بر صفحۂ ہستی نبود از عالم و آدم
کہ دل در مکتب عشق از تمنای تو میدارم

اب بھلا اُسکا کیا قصور ہی اسیر اسقدر لعنت و ملامت کیون ہوتی ہی؟

ذرا غور کرنا چاہیے کہ عاشق کے دل مین محبت تو یون ڈالدی مگر ساتھ اسکے اُسکے واسطے طرح طرح کی بلائین اور مصیبتین بھی پیدا کردین اور درد و غم رنج و الم حسرت و یاس امید و تمنا کی فوج بھی اُسے عطا کردی۔ محبت کے لیے یہ سب لازمی ہین بغیر اسکے محبت کا وجود گویا ممتنع ہی۔ کہتے ہین کہ محبت کی غذا ہی رنج و بلا ہی اور چیزین تو رنج و مصیبت مین نیست و نابود ہو جاتی ہین محبت وہ بلا ہی کہ انکے ساتھ ہی ساتھ ترقی کرتی رہتی ہی۔ لوگون نے کہا ہی کہ اول لفظ جو لوح محفوظ مین لکھا گیا لفظ "محبت" ہی ب کا نقطہ ن کے نقطہ متصل ہو گیا لفظ محبت محنت ہو گیا محبت و محنت مین فقط نقطہ کا فرق ہی اگر غور کیا جاے تو دونون ایک نظر آئینگے۔ اور حضرت مخدوم صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہین "چون شہباز محبت از آشیانۂ بر پرید بر عرش رسید عظمت دید در گذشت بر کرسی رسید وسعت دید در گذشت بر آسمان رسید رفعت دید در گذشت بر خاک رسید محنت دید فرود آمد گفتند عجب اینجا چیست گفت من محبتم و او محنت است میان ما بنقط تمیز بود"۔ بات کہان سے کہان جا پڑی اور اصل مطلب رہا جاتا ہی وہ یہ کہ بعضے علما اس بات کے قائل ہین کہ غیر جنس سے محبت نہین ہو سکتی بلکہ محبت جب ہو گی تو جنس کو جنس کے ساتھ اور اسی بنا پر وہ یہ بھی کہتے ہین کہ انسان خداوند تعالی سے محبت نہین کر سکتا کیونکہ وہ میری جنس نہین بلکہ اُسکی محبت یہی ہی کہ اُسکی اطاعت و فرمان برداری کرین۔ امام غزالی اور مخدوم صاحب رحمتہ اللہ علیہما نے اپنی اپنی کتابون (احیاء العلوم اور مکتوبات) مین یہ بحث خوب لکھی ہی اور ثابت کیا ہی کہ بندہ خدا سے اور خدا بندہ سے عشق و محبت (کرتا ہی اور) کر سکتا ہی

تو محبت دو طرح کی ہوئی ایک جنس کی جنس کے ساتھ دوسرے غیر جنس کے ساتھ
یا اسی کو یون کہیے کہ عشق حقیقی و عشق مجازی عشق حقیقی وہ جو بندہ کو خداوند کے ساتھ ہو
اور مجازی وہ جو جنس مین باہم دیگر ہو۔ عشق مجازی اکثر عشق حقیقی کی طرف منتقل ہو
جاتا ہی اسی لیے عشق مجازی عشق حقیقی کا زینہ کہلاتا ہی۔ فقرائے کاملین مین یہ قوت
ہوتی ہی کہ عشق مجازی کو عشق حقیقی کی طرف رجوع کر دین۔ چنانچہ ایسا ظہور مین آیا ہی
بہتیرے بزرگان دین ایسے گذرے ہین جنکو (اس عالم مین) کسی ایک سے تعشق تھا اور
اکثر اکابرین حسن پرست گذرے ہین وہ کیا تھا بڑا انھون نے عشق مجازی کو زینۂ عشق
حقیقی بنایا تھا اسی ذریعہ سے انھون نے وہانتک صعود کیا اور یہ حسن پرستی اور عشق انکا
پاک اور للہ ہوتا تھا وہ مصنوع سے صانع کو پہچانتے تھے درحقیقت خدا ہی کا عشق تھا
مولانا کے اس شعر کی پورے مصداق وہی تھے ؎ | عاشق صنع خدا با فر بود
عاشق مصنوع او کافر بود | نہ ایسا کہ جیسا (بالعموم) ہمارے زمانہ کا عشق اور حسن پرستی ہی
کچھ عرصہ ہوا کہ (جب مین کسی دوسرے شہر مین تھا) ایک سالہ میری نظر سے گذرا
لکھا تھا عشق اسکو ہوتا ہی جسمے شہوت نفسانی خواہش انسانی زیادہ ہو عشق کا مادہ
جسمین ہو وہ شرابی کبابی زانی فاسق فاجر رند ہوتا ہی۔
این! مقدس عشق کی یہ تعریف کیا سچ مچ ایسا ہی نہین نہین محض غلط حضرت عشق پر یہ
سراسر افترا اور اُسکے پاک اور ستھرے دامن پر ان نجس الفاظ کا دھبہ لگاتا ہی! پھر یہ تعریف
کیون کی گئی۔ آہ ہمارے زمانے کے حسن پرست (نہین بلکہ شہوت پرست) علمای کبار
اور عاشق مزاج عوام متصوفین ابراہہ کی نحس ای توبہ مقدس ذات با برکات یا شعرائے زمانہ
(وہم تقولون ما لا تفعلون کی ماصدق علیہ ہین) کی تک بندیون کی بدولت کی گئی
اور حضرت عشق سے کہنے والے نے یون کہا ؎ | جامی چہ لاف می زنی از پاک دامنی
برخرقۂ تو نیمہ داغ شراب چیست | ہائے ہائے۔ جسکے سر مین اسکا سودا ہو وہ توان جھگڑون سے

پاک ہو کر یکسو ہو جاتا ہی اُسے تو ایک دُھن سے فرصت نہین کہ دوسری طرف ملتفت ہو محبت
خواہش نفسانی پر موقوف نہین یہ تو ایک ریشمی بند ہین کہ ایک دل کو دوسرے دل سے باندھ دیتا ہی۔
یہان پر مین زیادہ لکھنا مناسب نہین سمجھتا مین ایک کم علم طالب العلم ہون کیا عجب ہی کہ اُنھون
نے اپنے اور مکاشفات سے اپنے لیے اس عشق وحسن پرستی کو جائز ٹھہرالیا ہو۔ مگر اتنا اور
بھی کہدینا ضرور ہی کہ مین نے جو عشاق کو معذور و بے قصور ثابت کیا ہی تو کیا اسی خیالی پلاؤ
پکانے والے شعرا۔ محبت کا جھوٹ دعوی کرکے پھانس لینے والے نفس پرست۔ عوام
عوام حسن پرست متصوفین۔ عاشق مزاج علماء وغیرہم کمثلہم بھی مراد ہین ؟ نہین نہین حاشا
وکلا ارے یہ تو بڑے مکار ہین! توبہ توبہ مین بہک چلا تھا انکے حق مین مجھے اسی قدر کہنا
چاہیے کہ یرحمہم الرحمن ویھدیھم ویحفظ الناس عن کیدھم محبت کی دو صورت ہی محبت ہو جانا
اور محبت پیدا کرنا پہلی صورت مین تو مجبوری اور معذوری ہی رہی دوسری صورت تو یہ آپ
اپنی جان کا دشمن ہونا ہی اور شیر کے مُنہ مین اُنگلی دینا ہی۔ اور یہ حضرات مذکورہ الصدر تو نہ
اُنمین ہین نہ اِنمین ہین محض جعل و فریب ہی۔

محبت کی علامتین

محب صادق کی پہچان اور سچی محبت کی علامتین بہتیری ہین۔
منجملہ اُنکے محبوب کی اتباع اور اُسکی اطاعت ہی کیونکہ جو جسکا محب ہوتا ہی اُسکی اطاعت مین
بسر وچشم حاضر رہتا ہی اور تعمیل حکم اپنا فخر سمجھتا ہی (مثل مشہور ہی) مطیع یار ہونا دل سے
الفت کی نشانی ہی ۞ ورنہ دعوی الفت و محبت غلط اور عاشقی محض جھوٹ اور جعل و فریب ہی

عاشقی چیست بگو بندۂ جانان بودن	دل بدست دگری دادن و حیران بودن

حضرت مخدوم ملک فرماتے ہین دو یکے از علامات محبت آنست کہ بطاعت او تنعم نماید و آنچہ دیگران گران شمردہ و ساقط شود۔ چہ عاشق سعی نمودن در ہوای معشوق خود گران نشمرد و خدمت او را بدل لذیذ داند اگرچہ بر تن او گران بود ۱۱۱۔

مجذوب اگر محب سے کہے کہ پہاڑ یا کسی بلندی سے یا آگ مین کود جاؤ سمندر مین غوطے لگاؤ (اگرچہ پیراکو نہ ہو) پہاڑ کھود ڈالو سڑک کی ٹھیکریان چنو جسم کے کسی عضو کو جدا کردو فلان شی کھالو یا پیلو (گو ہلاکت کا خوف ہو یا کھائی نہ جاتی ہو) وغیرہ وغیرہ تو عاشق صادق مستعد ہو جائیگا اور حکم و ارشاد بجالانے کے لیے کمر ہمت مضبوط باندھکر (اگر معشوق نہ روکے تو) ویسا ہی کر بیٹھے گا بہتیرے سچی حکایات و قصص اسکی شہادت مین موجود ہین اور محبت کی علامتون مین سے محبوب کی یاد اور اسکا ذکر کرنا ہی کیونکہ عاشق تو اپنے معشوق سے کسی آن بھی غافل نہین رہتا بلکہ ہر لحظہ اسی کی یاد مین رہتا ہی اور ایک لمحہ کی غفلت کو بھی وہ بہت بڑا گناہ سمجھتا ہی بقول کسی کے ؎

یہان یاد غیر شرک ہی غفلت گناہ ہی	زاہد کی اور راہ مری اور راہ ہی

اور عاشق اپنے معشوق کے لیے ہمہ دم ہمہ تن شوق رہتا ہی عاشق کی آنکھین معشوق کی دید کی مشتاق رہتی ہین عاشق کا کان معشوق کی میٹھی میٹھی باتین سننے کا متمنی رہتا ہی عاشق کا ہاتھ معشوق کا دامن پکڑکر عرض حاجت کرلے کی آرزو رکھتا ہی عاشق کا لب معشوق کے دست نازنین اور لب شیرین پر بوسہ دینے کی تمنا رکھتا ہی عاشق کا پیر معشوق کے گلی کوچہ مین پھرنے کا اشتیاق رکھتا ہی وغیرہ وغیرہ غرض عاشق کا تن من سبھی خیال یار مین مشغول رہتا ہی۔ سید العاشقین (میان) مجنون صاحب کے ورد زبان ہمہ دم لیلی کا نام رہتا تھا ؎

ورد زبان و مونس جانست نام دوست	یکدم نمی شود کہ مکرر نمی شود

اور ہر گھڑی اسی کا ذکر کرتا اور اسی کے دھیان مین رہتا اسے کسی سننے والے کی بھی ضرورت نہ تھی بلکہ ؎

حکایت ہاسے از ازدل خویش ہا	ہر شب بادر ودیوار گویم	کا مضمون تھا۔ چنانچہ ایک

حکایت اُسکی یہان پر نقل کرتا ہون۔ **مثنوی**

دید مجنون را یکے صحرا نورد

در بیابان غمش بنشستہ فرد	ریگ کاغذ بود انگشتان قلم	مینویسم بہر کس نامہ رقم
گفت ای مجنون شیدا چیست این	می نویسی نامہ بہر کیست این	گفت مشق نام لیلیٰ میکنم
خاطر خود را تسلی میدہم	لیتنی کنت طبیبا حاذقا	کنت امشی نحو لیلی صادقا

اور منجملہ علامات محبت کے محبوب کی ندیم وہمجلیس اور اُسکے اعزا اور اُسکے خدام وموالی کی محبت وعظمت اجی معشوق کے در کا کُتا بھی عاشق کو پیارا اور بھلا معلوم ہوتا ہی!

مجنون کی نقل آپ نے نہین سُنی: مولانا فرماتے ہین۔ **مثنوی**

ہمچو مجنون کو سگے را مینواخت

بوسہ اش میداد پیشش میگداخت	گرد او میگشت خاضع در طواف	ہمچو حاجی گرد کعبہ بیگزاف
ہم سر وپایش ہمی بوسید وناف	ہم ہلاب شکرش می داد صاف	بوالفضولی گفت کای مجنون خام
این چہ شیدست اینکہ می آری مدام	گفت مجنون تو ہمہ نقشی وتن	اندرآ بنگر تو از چشمان من
کاین طلسم بستۂ مولاست این	پاسبان کوچۂ لیلاست این	اللہ اللہ! محبت اسکو کہتے ہین

اور عشق اسکا نام ہی!

ازانجملہ محبوب کے دیار وجوار کی محبت وتعظیم۔ سردفتر عاشقان مجنون کو لوگ جب کعبہ شریف مین لے گئے تو مجنون کعبہ کے گرد گھومنے لگا لوگ سمجھے طواف کرتا ہی جب دیکھا کہ برابر گھوم ہی رہا ہی تو کہنے لگے یہ کیا حرکت ہی بیت اللہ کی عظمت بھی تیرے دلمین نہین! مجنون چونک پڑا اور کہنے لگا کہ یہ بیت اللہ ہی مین سمجھا میری لیلی کا گھر ہی لا الہ الا اللہ! ایک معشوق نے اپنے عاشق سے سوال کیا کہ تو تو بہتیرے شہرون مین پھرا ہی اُنمین سے کونسا شہر سب سے اچھا تو نے پایا عاشق نے جواب دیا جس شہر مین میرا دلبر ہی **مثنوی**

	گفت معشوقے بعاشق کای فتی	تو بغربت دیدۂ بس شہرہا
پس کدامی ازانہا خوش ترست	گفت آن شہری کہ در وے دلبرست	با تو دوزخ جنت ست ای جانفزا
با تو زندان گلشن ست ای دلربا	ہر کجا تو با منی من خوش دلم	ور بود در قعر گورے منزلم

خوشتر از ہر دو جہان آنجا بود   کہ مرا با تو سرو سودا بود   اُور منجملہ علامات محبت کے محبوب کے آثارات و ملبوسات کی حرمت و عظمت۔ محب جب محبوب کے نشانِ پا پر نثار ہوتا ہی بقول حافظ

بزمیکہ نشانے کفِ پاے تو بود	سالہا سجدۂ صاحب نظر آن خواہد بود

تو بھلا اُسکی ملبوسات کیونکر نہ متبرک اور عزیز ہوگی؛ اَور انجملہ محبوب کے دیدار کی تمنا اور اُسکے لقا کا شوق۔ کیونکہ محب ہر لحظہ اپنے محبوب کی قربت اور اُسکی لقا چاہتا ہی اور اُسکے چمنستان حسن کی سیر کرتا رہنا چاہتا ہی کیونکہ محب کے نزدیک محبوب کی ایک گھڑی کی جدائی بھی صد سال سے زیادہ معلوم ہوتی ہی۔ مگر آہ ایسی قسمت عاشقون کی کہان ہوتی ہی اور عاشق کی جو دلی تمنا ہوتی ہی وہ کہان جلد پوری ہوتی ہی اسی لیے کسی داغدار طبیعت والے نے کہا ہی

دولت نہین ملتی ہی کہ عزت نہین ملتی	جس چیز کی طالب ہی طبیعت نہین ملتی

محب صادق کو جیون جیون لقاے یار ہوتی جاتی ہی شوق بڑھتا جاتا ہی بقول داغ

کیا ذوق ہی کیا شوق ہی سو مرتبہ دیکھون	پھر بھی یہ کہون جلوۂ جانان نہین دیکھا

یہ علامتین ہین الفت صادقہ اور محبت کاملہ کی انکی نظیرون کے لیے عشاق کی بہتیری حکایتین موجود ہین۔ مگر عاشق مزاجون کے لیے مثال کی کوئی ضرورت نہین حضرت دل سب بتا دیتے ہین اور محبت کل کا سبق پڑھا دیتی ہی۔

محبت کے اقسام و مدارج ۱۱

لوگون نے محبت کی بہتیری تقسیم کی ہی چنانچہ بعضون نے لکھا ہی کہ اسکے گیارہ درجے ہین۔

مُوافقت مَیل مؤانست مؤدۃ ہوٰی خلت
محبت شغف تیم ولہ عشق

موافقت

یار کے دشمنون کو دشمن اور اُنکے نام لیواؤن کو اور دوستون کو پیارا اور دوست رکھنا اور اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا۔

موانست

یار کے سوا سب سے بیزار اور یار ہی کا ہمہ دم جویان و طلبگار رہنا۔

مودّة

یار کے خیال مین (خلوت دل مین) ہمہ دم مشغول رہنا اور اشتیاق و بیقراری و عجز و زاری کرنا۔

ہوای

دل کو ہمیشہ طلب یار مین کوشان رکھنا۔

خُلت

تن من جسم و جان سب کو یار کے لیے وقف کر دینا اور غیر سے بالکل خالی رہنا۔ فرد

کردہ ام خالی حریم سینہ را از غیر تو
بر تمنائے کہ روزی میہمان سازم ترا

شغف

غایت حرارت شوق سے حجاب کا (جو درمیان محب و محبوب کے ہو) اُٹھ جانا اور سوز نہانی سے آنسوؤن کا خشک ہو جانا اور کسی پر اس راز کا ظاہر نہونا مگر بغایت غلبہ۔

تیم

اپنے کو محبت کا بندہ بنا دینا اور ظاہر و باطن کو یار کے مجرد کر لینا۔

وله

آئینۂ دل کو ہمہ دم جمال یار کے مقابل رکھنا اور وہ مرتبہ حاصل کر لینا کہ

دل کے آئینہ مین ہی تصویر یار
جب ذرا سی گردن جھکائی دیکھ لی

اور روئے یار کا والہ و شیدا اور گیسوئے دلدار کا اور نرگس بیمار کا مریض رہنا۔

عشق

خیال یار مین آپ کو بے نام و نشان کر دینا اور بے قرار و ناتوان ہو جانا۔

اور بھی بہتیری تعریفین مختلف انواع سے عشق کی گئی ہین مگر حق یہ ہے کہ اس سہ حرفی

لفظ کی پوری حقیقت سے کوئی وقفیت نہین رکھتا اور اسکی پوری ماہیت کوئی نہین بتا سکتا ع

عشق کیا شی ہی کسی کامل سے پوچھا چاہیے — کس طرح جاتا ہی دل بیدل سے پوچھا چاہیے

بعضے شراب عشق کے متوالے یون کہہ اُٹھے کہ العشق نار تقع فی القلب فتحرق ماسوی المطلوب (ترجمہ) عشق ایک چنگاری ہی کہ جسکے قلب مین پڑے بس ماسوا محبوب کے کل چیزون کو جلا دیتی ہی اور بعضے گھبرا کر یون بول اُٹھے کہ العشق ھو اللہ (عشق اللہ ہی کا نام ہی)۔ اور بعضے یون کہتے ہین کہ طوفان رنج ومحن اور دریاے بلا وغم کا نام عشق ہی اور شیخ بینا فرماتے ہین کہ عشق مشتق ہی عشقہ سے اور عشقہ ایک گھانس ہی کہ جس درخت کی ٹہنی سے لپٹتی ہی اُسے بالکل خشک ہی کر دیتی ہی اور خیال ولدارین سے بالکل محو کر دیتا ہی اور اُسکا تمام جسم لاغر و ناتوان اور قلب منور و روشن ہو جاتا ہی غرض ع

کیا بتاؤن تمہین کہ کیا ہی عشق — آفت و قہر ہی بلا ہی عشق

اور بقول امانت ع

عشق وہ گل ہی کہ دامن مین جسکے سوخار — عشق وہ نخل ہی جسمین نہ لگا پھل اکبار
عشق وہ میوہ ہی جسمین نہین لذت زنہار — عشق وہ باغ ہی جسمین کبھی آئی نہ بہار
عشق وہ شاخ ہی جسمین نہین پتا دیکھا
عشق وہ غنچہ ہی جسکو نہ شگفتہ دیکھا

یہ وہ ہی سرو کہ قمری کا گھی دل ناشاد — یہ وہ شمشاد ہی جسکے ہین گرفتار آزاد
یہ وہ ہی دام کہ پابند ہین جسکے صیاد — یہ وہ صرصر ہی ہوا خواہ ہین جسکے برباد
یہ قفس وہ ہی کہ دم بند ہی انسانون کا
یہ وہ دانا ہی کہ دل آب ہی نادانون کا

یہ وہ دریا ہی کہ جسکے نہین ساحل کا پتا — یہ وہ ساحل ہی کہ لب تشنہ ہین جسپر صد ہا
یہ وہ طوفان ہی کہ ڈالے تہ گرداب بلا — یہ وہ قطرہ ہی کہ اک پل مین بنے سیل فنا
یہ وہ ہی موج کہ خنجر کی روانی دکھلاے

یہ وہ ہی گھاٹ کہ تلوار کا پانی دکھلاے

حق مین جانبازون کے میٹھی یہ چھری ہی اکثر — جان شیرین کے لیے زہر ہی یہ قند و شکر
جام شربت کا ہی پہلے تو یہ شوریدہ اثر — تلخیء مرگ ہی آخر کو زبان کے اوپر

یہ وہ مصری کی ڈلی ہی کہ نبات اس سے کرے
سنکھیا کھاکے مرے اسکو زبان پر نہ دھرے

یا یون خیال فرمائیے بقول داغ ؎

عشق کیا ہی بہار دیتا ہی
یہ دلیرون کو شیر کرتا ہی
عشق کا درد راحت جان ہی
عشق سانچے مین ڈھال دیتا ہی
عشق سے لطف زندگانی ہی
جو نہین چھپتا ہی وہ رازیہی
کوہ غم کو کہن نے سر پہ لیا
مشتہر ہی فسانہ لیلی کا
الامان اس سے لوگ کہتے ہین
ہم اسی مین پناہ چاہتے ہین

عشق نعمت ہی آدمی کے لیے
یہ دلون کو ابھار دیتا ہی
دل بنا ہی اسی مزے کے لیے
عشق کا زہر آبحیوان ہی

عشق جنت ہی آدمی کے لیے
بزدلون کو دلیر کرتا ہی
مین نے یہ لطف جان دے کے لیے
عشق سب بل نکال دیتا ہی

یا یون ملاحظہ فرمائیے بقول حضرت شاہ نعیم عطا صاحب سلونوی

عشق سے عیش جاودانی ہی
یہ مٹاتا ہی غیرت ناموس
جان شیرین ہوئی اسی پہ فدا
ہی اسی سے سرور ہر دل و جان
روز و شب ہم اسی مین رہتے ہین
عشق حد بیان سے ہی باہر

بیکسون کا ہی چارہ ساز یہی
ہی یہ بیماریون کا جالینوس
کب ہی پوشیدہ حال مجنون کا
باعث روح روح مشتاقان
عشق سے سب پناہ چاہتے ہین
اسکے اوصاف ہون رقم کیونکر

غرض اسکی تعریف ہر کسی نے اپنی استعداد و حالات کے موافق کی ہی۔ العلم عند اللہ۔

عشق کن کن صورتون سے پیدا ہوتا ہی

ناظرین! آپ کو یہ بھی جان لینا چاہیے کہ حضرت عشق کی آمد ایک طرح سے نہین ہوتی ہی اور فقط صورت ہی دیکھنے سے عشق نہین پیدا ہوتا بلکہ ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد — بسا کین دولت از گفتار خیزد

آواز سننے سے بھی عشق پیدا ہو جاتا ہی - ابو تمام کی نقل ہی کہ اُنھون نے ایک مرتبہ ایک
کمسن عورت کو فارسی اشعار لحن سے گاتے ہوئے سُنا دل بھڑک گیا اور اُسکی آواز
اُنھیں بہت ہی مرغوب و محبوب معلوم ہوئی حالانکہ وہ اُن اشعار کے معنی نہیں سمجھتے
تھے چنانچہ یہ دو شعر اسی بارہ مین اُنھون نے کہے ہین ؎

ولم افہم معانیہا ولکن
شجت کبدی فلم احمل شجاہا
فکنت کاننی اعمی مُعنّی
یحب الغانیات ولا یراہا

اور زبانی تعریفین سننے سے بھی کبھی شعلۂ عشق بھڑک اُٹھتا ہی اور پھر دیدار سے
دوبالا ہو جاتا ہی اور عاشق یون گویا ہوتا ہی ؎

بسے حکایت حسنت شنیدہ ام جانا
کنونکہ دیدمت الحق ہزار چندانی

اور عشق خواب مین دیکھنے سے پیدا ہو جاتا ہی جیساکہ
حضرت زلیخا نے خواب مین سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا اور عشق کی
چنگاری اُنکے قلب مین اُسی وقت پڑ گئی - اور تصویر دیکھنے سے عشق پیدا ہو جاتا ہی
اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ معشوق سے بہت دنون سے ملاقات ہی اور برابر آمد و رفت
ہی مگر تعشق نہین ہی اور کسی دن اکبارگی جو دیدار ہوئے اور آنکھین لڑین تو تیر عشق کلیجہ کے پار ہی
اور یہ عشق کسی کو رفتہ رفتہ ہوتا ہی یعنی قلب مین محبت کی ایک جنگاری پڑ گئی اور
وہ بڑھتے بڑھتے عشق کی بھڑکیلی آگ ہو گئی - اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اکبارگی عشق کا
بھڑکتا ہوا شعلہ قلب مین پڑ گیا اور تن من سب کو جلا کر خاک و برباد کر دیا -
غرض اسکی ایک صورت نہین کہ کوئی پورے طور سے قلم بند کر سکے -

عاشق کے حالات

عاشق کی تین حالتین ہوتی ہین - ابتدائی - وقوفی (درمیانی) انتہائی مگر انمین

اتنا اُتار چڑھاؤ ہوا کرتا ہی اور عاشق کی حالت دمبدم اسطرح متغیر ہوتی رہتی ہی
کہ پورا پورا قلمبند کرنا دشوار و محال ہی۔
چمنستان محبت مین جس کسی نے قدم رکھا اور کسی نونہال رشک طوبی غیرت شمشاد
سے نگاہ بازیان کین اور اُسکی نرگسین آنکھونکا بیمار ہوا بس عقل و ہوش سے بیگانہ
خیال یار مین دیوانہ ہوگیا وحشت نے آگھیرا خلق سے جی گھبرانے لگا تنہائی و خلوت
مین دل لگنے لگا چشم تر چہرہ زرد لب خشک دل خون جگر کباب کھانا پینا حرام
نیند خواب و خیال لخت دل کھاتا ہی خون جگر پیتا ہی مر مر کر جیتا ہی سوز پنہان سے
جی جلتا ہی آنکھون سے دریا ابلتا ہی لوگون کی لعنت و ملامت اور طعنون سے
دلفگار رہتا پتھرون اور ڈھیلون سے سر گلنار سب کی نظرون مین ذلیل و خار شجر تمنا
بے برگ و بار دن کو ذلت و خواری شب کو اختر شماری فغان و بکا آہ و زاری
بیقراری سے بیقراری غرض وہ اس عالم سے گیا گذرا اور دریاے محبت مین
ایسا غرق ہوا کہ دنیا و ما فیہا کی کچھ خبر ہی نہین رکھتا۔ جو عاشق کہ ابتدا مین (جانبین
کی) رسوائی و ذلت کے خوف سے خلق سے اپنے عشق کو پردۂ دلمین چھپایا
رکھتا ہی اُسکا کیا حال ہوتا ہی؟ اُف! نہ پوچھو غلبۂ عشق تو بار بار اُسے خلق سے
بالکل بیگانہ ہو جانے پر مستعد کر دیتا ہی اور اُن ظاہری تعلقات (جو خلق کے ساتھ
خوف اظہار کی وجہ سے باقی رہگئے ہین) سے بھی بالکل بری ہو جانے پر مجبور کرتا ہی
اور (کچھ) اعزا و اقارب کا ڈر اور خلق کا خیال اور اپنی تو اپنی معشوق کی رسوائی
کا خیال اور اُسکی بدنامی و ذلت کا خوف (جو غلبۂ عشق پر بھی غالب ہو جاتا ہی)
اُسے اس قصد سے روکتے ہین۔ محب صادق کو زیادہ اپنے محبوب کی بدنامی اور
رسوائی کا خیال دامنگیر ہوتا ہی اور وہ اپنی رسوائی و ذلت کو یار کی رسوائی و ذلت
مین فنا و محو کر دیتا ہی جسکی بدولت عاشق کو ہزارہا آفتین جھیلنی پڑتی ہین۔

آہ و بکا بھی کرتا ہی تو چپکے چپکے نصیبون سے لقائے جانان بھی ہوتی ہی تو چپکے چپکے
غرض جو کچھ ہوتا ہی استتار کے ساتھ۔ مگر یہ سب ابتدائی عشق مین ہوتا ہی اور غلبۂ
عشق مین سب خیالات بالائے طاق ہو جاتے ہین اور اگر عاشق چھپائے بھی تو
عشق چھپ نہین سکتا! اور کیونکر چھپے حالت تو یہ ہوتی ہی کہ لب خشک چہرہ زرد چشم
نم وغیرہ وغیرہ پھر بھلا عشق اُسکا کیونکر چھپ سکتا ہی بقول کسی کے عشق اور مشک
یہ دو چیزین نہین چھپتین۔ اور کسی نے کہا ہی ؎ | فکیف تنکر حبا بعدما شهدت
به علیک عدول الدمع والسقم | لقا کے وقت ابتدائے زمانہ تک مُحب کی حالت یہ رہتی ہی کہ
محبوب سے ملتا ہی تو رعب حسن سے غایت مرغوب ہو جاتا ہی لبون پر مہر خاموشی
ہو جاتی ہی ہزار چاہتا ہی کہ یار سے ہمکلام ہون اور کچھ عرض حال کرون مگر جرأت
نہین ہوتی بیٹھ پیچھے تو بہتیری باتین خیال کرتا ہی کہ یار سے ملون تو یون کہون
یون عرض کرون درد دل یون سناؤن وغیرہ وغیرہ مگر جسوقت سامنے ہوا پھر سب
باتین ہوا ہو گئین اولاً تو رہی سہی باتین سب بھول گیا اور اگر یاد بھی رہین تو رعب حسن
مُنہ بند کر دیتا ہی محب یہانتک مرعوب حسن ہو جاتا ہی کہ دیدار جمال کی لذتون سے بھی
محروم رہجاتا ہی۔ کوششون سے کہین نگاہ اُٹھ بھی گئی تو فوراً ہی پلٹ آئی۔ علیٰ
ہذاالقیاس محبوب بھی محب سے محجوب رہتا ہی۔ مگر رفتہ رفتہ زیادتی ارتباط سے

[illegible]

یہ سب باتین کم ہوجاتی ہین اور محب عرض حال کرنے لگتا ہی اور محبوب کا بھی وہ حجاب
نہین رہتا ہی اور اُسکی جگہ کرشمۂ وناز شروع ہوجاتا ہی۔ اور بسا اوقات لقاے
یار کے وقت عاشق کو روے دلدار کی طرف ٹکٹکی بندھ جاتی ہی اور ایسی محویت ہوجاتی
ہی کہ تن من کسی کی کچھ خبر نہین رہتی۔ اور یہ حالت عام ہی ابتدا و انتہا پر موقوف نہین۔

عاشق کی تمنائین

عاشق کی تمنا و آرزو کا انحصار ناممکن ہی مگر بعض آرزؤن اور تمناؤن کو مین یہان پر
بیان کیے دیتا ہون عاشق چاہتا ہی کہ میرا منظور نظر ہمہ دم میری آنکھون کے سامنے
رہے اور ہمیشہ اُسکا وصال ہوا کرے اک منٹ کے لیے بھی فرقت کا کالا منہ نہ دیکھنا
پڑے میرے سوا میرے یار کو کوئی دیکھے بھی نہین کسطرح دل مین رکھلون آنکھون
مین چھپالون میرے سوا کوئی دوسرا میرے یار کی کوئی خدمت نہ کرے یار کا غیر کی طرف
ادنی التفات بھی نہ ہو یار کا رحم وکرم جور وستم وفا وجفا ناز و انداز ہنسی مذاق وصل
و ہجر لعنت و رحمت وغیرہ وغیرہ سب میرے ہی لیے مخصوص ہون کسی دوسرے کو
نہ نصیب ہو یار کا مین فدائی وجان نثار بنا رہون اور یار میرا بنا رہے اور مجھے پیار کرے

یار پر مین نثار رہون یار | اُنکا مجھپر پیار ہوتا | صدقے مین سو بار ہوتا

مجھے محبت کی نظر وان سے دیکھے یار آقا بنا رہے مین غلام یار شمع بنے مین پروانہ
یار دلربا رہے مین شیدا یار شاہ ہو مین اُسکا گدا یار ماہتاب مین چکور یار لیلی مین مجنون یار
شیرین مین فرہاد یار معشوق مین عاشق یار محبوب مین محب یار میرا مین یار کا۔
یار رہو اور مین ہون تیسرا کوئی بھی نہ ہو اور وصل کی لذت حاصل ہو وغیرہ وغیرہ عجب عجب

تمنائین اور آرزوئین ہوا کرتی ہین جنکا شمار بھی ناممکن اور پورا ہونا بھی محال!!

مقامات عشق

ناظرین! عشق کی تعریف تو آپ سُن چکے ہین اب ذرا انکے مقامات کی بھی سیر کر لیجیے کہتے ہین کہ عشق کے چند مقامات ہین۔

(۱) وحدت

عاشق اس مقام مین پہونچکر بجز وجود یار کے کل موجودات کو ہیچ اور سب کا لعدم سمجھتا ہی اور جسطرف نظر اٹھا کر دیکھتا ہی یار ہی نظر آتا ہی ؎

سما یا ہی جب سے تو آنکھوں مین میری
جدھر دیکھتا ہون اُدھر تو ہی تو ہی

اور جس شی کو دیکھتا ہی اسمین یار ہی کا جلوہ نظر آتا ہی ؎

خدا کی قسم ہم جدھر دیکھتے ہین
تجھی کو صنم جلوہ گر دیکھتے ہین

(۲) محویت

اس مقام مین عاشق کے حواس خمسہ کا اجتماع ایک سو (یار کی طرف) ہو جاتا ہی اور بجز یار کے نہ کسی سے کوئی غرض ہوتی ہی نہ مطلب یار ہی سے سروکار یار ہی سے درکار یار کے سوا سب سے بیزار ؎

گردش چشم بتان گردش جام است اینجا
غیر این بادہ دگر بادہ حرام است اینجا

حتی کہ اپنے تن بدن کا بھی کچھ خیال نہین رہتا اور سر و پا کا ہوش جاتا رہتا ہی جیسا کہ قیس کو سوائے لیلی کے کسی کا کوئی خیال نہ تھا۔ جس زمانہ مین امیر معاویہ اور جناب امام حسن علیہ السلام بین خلافت کا جھگڑا تھا امام نے ایک دن مجنون کو بحال زار دیکھا آپ نے اُسے اپنے ساتھ کر لیا۔ امام نے مجنون سے فرمایا کہ انصاف تو کر دین خلافت کا مستحق ہون یا معاویہ؟ مجنون بولا اے امام مجھسے پوچھتے ہین تو خلافت کی مستحق لیلی ہی نہ معاویہ کا حق نہ آپ کا اللہ اللہ (اس حکایت سے معلوم ہوتا ہی کہ مجنون صحابہ ہی کے زمانہ مین تھا واللہ اعلم)

عاشق خیال یار مین کبھی ایسا محو ہو جاتا ہی کہ یار ہی سے ایک عنی (الگ ہو

تیرے خیال نے مجھے تجھسے بھی لاپروا کر دیا) کہتا ہو۔ مجنون کو اکبار کسی بادشاہ نے

بلوایا اور اُس سے کہا ۔

آن یکے در خواند مجنون را ز راہ گفت آخر چند زاری زن بخواہ

این ہمہ سودا برون کن از سرت گفت ہرگز می نیاید زن مرا

یا دخوشتر گفت از لیلی مرا سرکشی اورا دوا ویلا مرا

گفت لیلی چون نمی آید برت بس بود این زاری و شیون مرا

من نیم زان عاشق شہوت پرست تا کشم خالی ز یاد دوست دست

(۳) فنائیت

عاشق اس مقام مین اپنے کو یار مین ایسا فنا کر دیتا ہو کہ آپ ہی کو یار سمجھنے لگتا ہی اور انانیت کی صدا بلند کرنے لگتا ہو اور کہنے لگتا ہو (جیسا کہ ہمارے حضرت والد ماجد صاحب قبلہ ادام اللہ حاذق اس مقام مین کہتے ہیں) ۔

مین نہ بلبل ہون نہ گل نی شمع نی پروانہ ہون بلکہ اپنے حسن کا خود عاشق دیوانہ ہون

خود ہی مین معشوق و عاشق خود ہی عشق جانگداز خود ہی اپنے بادۂ اُلفت کا مین مستانہ ہون

حتی کہ اگر کوئی اُسکا نام پوچھتا ہی تو یار ہی کے نام سے اپنے کو تعبیر کرتا ہی چنانچہ مجنون لیلی مین ایسا فنا ہوا کہ انا لیلی بول اُٹھا ۔ (حضرت فرد پھلواری)

آنچنان چون فرد گم گردیدم اندر ذات تو خلق کر پرسند از نام عیان سازم ترا

اور اس مقام مین کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ (رباعی) نہ اپنی خبر ہی نہ ہی یار کی ✣ اور اسم و رسم نام و نشان سب گم ۔

(۴) حیرت

عاشق اس مقام مین بالکل متحیر اور سرگردان و پریشان رہتا ہی اور بوکلا بوکلا کر بول اُٹھتا ہی (حاذق پھلواری) ۔

سیر فنا بقا مین دکھلاسے کوئی مجھکو

مین کون ہو کہان ہون بتلائے کوئی مجھکو دیگر حور ہین جن ہین یا بشر ہین ہم

اپنی حالت سے بے خبر ہین ہم اپنے جب آپ ہم ہوے عاشق کسکی فرقت مین نوحہ گر ہین ہم

غرض عاشق اس مقام مین آکر ہمہ تن حیرت ہو جاتا ہو اور اُس سے یہ عقدہ حل نہین ہوتا

کہ مین کون ہون اور یہ تمام اشیاء کیا بلا ہین - میری گفتار مین کون گویا ہی میری چشم بصارت مین کون بینا ہی میری سماعت مین کون شنوا ہی (حلاوق) کون گویا ہی مری گفتار مین کون بینا ہی مری ابصار مین + مین معشوق ہون یا عاشق محب ہون یا محبوب دلبر ہون یا شیدا دلربا ہون یا شیفتہ شمع ہون یا پروانہ - عاشق ہون تو کس کا عاشق معشوق ہون تو کسکا معشوق - چمنستان اور گل و گلزار مین کسکا جلوہ ہی (حاذق) کسکا جلوہ ہی گل و گلزار مین رنگ کسکا ہی ہر اک اشجار مین صنوبر و شمشاد کس سرو قد کے قامت رعنا کو دیکھے جسکے خرام ناز سے شور محشر بپا ہی جسکی دھیمی چال سے بہتیرے دل پائمال ہین (بقول کسی ؎

آفت ہی گرا دا تو قیامت کی چال ہی	دل پس گیا کسی کا کوئی پائمال ہی

اور بقول حمید لکھنوی ؎

فتنۂ حشر ہو گیا برپا	ناز سے اُسنے جب خرام کیا

بتا رہے ہین - لالۂ و ارغوان کس آفتاب حسن و ماہتاب جمال کے مصحف رخ کو (جسکے شمع حسن کا مہر نیمروز بھی پروانہ جسکا بدر منیر بھی دیوانہ جس سے اگر ذرا نقاب سرک جاسے تو یہ حالت ہو کہ (مین) ؎

رخ انور جو میرے شعلہ رو کا طور پر چمکا	ہوا خورشید کو لرزہ چھپا مہتاب دل مین

یاد دلا رہے ہین نرگس کس زہرۂ شمائل کی نشیلی اور ساحر آنکھون کی (جو انسان کو اپنی مست نگاہون سے متوالا کردینے پر ہر دم تلی رہتی ہین جنھون نے ہزارون زاہد صد سالہ کو اپنے چلتے ہوسے جادو سے خراب و برباد کردیا (بقول کسی ؎

یک نگاہ مست او صد دین و دل کرہ خراب	سحر دارد ہر جا نہا چشم جادو سے فریبا

بیمار ہی سنبل کس عمر دراز کی زلف سیہ سے (جو عاشق کے دل کو ناگن بنکر ڈس لیتی ہی اور اپنی لٹون سے مشکین کسکر اسیر بلا کر لیتی ہین جسکے جال مین ہر روز نئے نئے طائران (دل) پھنسا کرتے ہین) پیچ و تاب کھا رہا ہی - برگ گل کسی مسیحا کے لب جان بخش (جس آبحیات کے میسر ہونیکی ہوس مین ہزارون اس جہان سے سدھارے) کی طرف اشارہ کر رہا ہی - سوسن کس حور

شمائل حمیدہ خصائل کے وصف مین زبان درازیان کر رہی ہی خار کس قاتل کی تیغ مژگان سے (جو ہزارون بیگناہون کا خون یون ہین بہایا کرتی ہی) خار کھا رہا ہی۔ ریحان کس ہندو کے خط جانستان سے شرمسار ہو رہا ہی۔

غرض اس مقام مین کچھ عجیب کیفیت ہوتی ہی اس سے کچھ وہی لوگ خوب واقف ہون گے جو اسکا مزہ چکھے ہوے ہین۔

لوازمات عشق

ناظرین مقامات عشق کی سیر کر چکے اب اُسکے لوازمات بھی ملاحظہ فرمالین۔ اسکے بہتیرے لوازمات ہین (مثلاً ہجر و فراق رنج والم درد و غم حسرت و یاس فغان و بکا رسوائی و ذلت لعنت و ملامت رشک و رقابت فلک کی کجروی زمانہ کی بے اعتنائی معشوق کی بیوفائی کج ادائی محبوب کی طرف سے بدگمانیان۔ بدنامیان کوچہ گردی و صحرانوردی وحشت و بیچینی بے صبری و بے قراری وغیرہا مثلہا۔

جہان کسی نے عشق میدان پر مصائب مین قدم رکھا اور سب بلائین اُسکے گلے کا ہار ہوئین۔ جہان کسی نے کسی سے الفت و محبت پیدا کی اور اپنا نقد دل دے کر زلفون کا سودا مول لیا اور جان و دل اُسپر نثار اور اُسے دل سے پیار کرنے لگا پھر تو نہ پوچھیے یہ تمام لوازمات دم سے آموجود ہوے۔ (اگر عاشق و معشوق دونون ایک جگہ بھی ہون تو بھی یہ لوازمات کسی نہ کسی طرح ضرور پیدا ہو جاتے ہین) اور تمام کائنات اُسکے درپے آزار! اب وہ بیچارہ طرح طرح آفتون مین مبتلا ہو گیا اور قسم قسم کی بلاؤن مین گرفتار! کہین **فراق یار** کی مصیبتین اور ہجر دلدار کی سختیان اور شب جدائی کے صدمے سہ رہا ہی اور سسکیان لے کر کہتا ہی ؎

سوز فراق یار کسی کو نہ دے خدا + جسکو لگی یہ آگ جلا سر سے پاؤن تک + کبھی یار سے مخاطب ہو کر یون کہتا ہی ؎ صدمے تری مہجوری کے جھیلے نہین جاتے + اب ہم سے یہ پاپڑ اجی بیلے نہین جاتے

کبھی اپنی بیکسی پر روکر کہتا ہے ؎ | کجا روم بکہ گویم بگو چہ چارہ کنم | کہ تیر عشق مرا اندرون جان زدہ

کبھی اپنے مسیحا کو یون پکارتا ہے (فرد) ؎ | ایا طبیب مرضت ہجر افلم تعدنی فلیف حالی

فتادہ ہستم بہ بستر غم ز ناتوانی چو نقش قالی | کبھی بیقراری مین یون بول اٹھتا ہے ؎

منتظران [illegible] آمد نفس | از تو فریاد بفریاد رس | (حافظ)

ای بادشہ خوبان داد از غم تنہائی | دل بی تو بجان آمد وقتست کہ باز آئی | مشتاق و مہجوری دور از تو چنانم کرد

کز دست بخواہد شد دامان شکیبائی | (عراقی) ؎ | از اشتیاق تو جانان دلم بجان آمد

بیا کہ با غم تو بر نمی توان آمد
بیا کہ با تو دلم جملہ در میان آمد
جز آب دیدہ کہ از چشم من روان آمد

بیا کہ بہر تو جان از جہان کرانہ گرفت
بیا کہ غیر تو در چشم من نیامد ہیچ

آہ اسوقت کی بیقراری اور دل مضطر کی تڑپ سے عشاق ہی خوب واقف ہین - ادہر تمناؤن کا ہجوم آرزوؤن کا اژدہام ادہر مایوسیون کا مجمع حسرتون کی بھیڑ - ادہر اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم اور (اپنے) دلبر کی مہربانیون کا دھیان آیا اور امیدوں کی پیاری پیاری شکلین نظر آنے لگی تھین اور دل بے قرار کو کچھ تسکین ہو چلی تھی کہ اُدہر سے یاس و حرمان نے اپنی بھیانک اور ڈراونی شکلین دکھا دکھا کر دل نازک کو جو ابھی ابھی ذرا دم مارنے پایا تھا سہما دیا اور ظالم یاس نے آکر اُس شکستہ دل کی تمام امیدون کا خون کر ڈالا - پھر وہی حسرت وہی رنج و تعب دل مضطر کی وہی تڑپ وہی بیقراری وہی درد و الم وہی آہ و زاری وہی خیالات وہی بے چینی - اور وہ گھبرا کر کہنے لگتا ہے - ؎

حسرت و یاس و تمنائین وحشت کی قسم | بھیڑ چھوڑو مجھے جنگل کو نکل جانے دو

کروٹین بدلتے بدلتے جو ذرا آنکھین جھپکین تو جانان نے حال زار پر ترس کھا کر ذرا سی اپنی جھلک دکھا دی اور پھر غائب (مین) ؎ | شب ہجر جو آنکھ جھپکی ذرا

تو اپنی جھلک وہ دکھا کر چلی | یہان طائر دل پر بجلی سی گری اور مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگا

اب وہ پکار پکار کر کہتا ہے (میر) ع | مرے درد دل کو بڑھا کر چلے | مری جان یہ آپ کیا کر چلے

مگر وہان شان استغنائی اس بیچارہ کی کچھ سُنتی کو کب روا رکھتی ہے اب وہ دل ہی دل مین کہتا ہے ع

اف رے بے درد ستم پیشہ جاہل قاتل
سخت پتھر سے بھی زیادہ ہے ترا دل قاتل | نہ کیا ذبح گیا چھوڑ کے بسمل قاتل
دہن زخم پکارا کیا قاتل قاتل

کبھی درد غم سے جی بھر آتا ہے اور رنج و الم کی گھٹا اُمنڈ آتی ہے اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتا ہے ع | اشک کے ٹپکے برس گئی آنکھین
دیکھنے کو ترس گئی آنکھین

اور دل ہی دل مین کہتا ہے (حاذق) ع
رنج و الم فغان و بکا آہ دل خراش | فرقت مین اُس پری کے ہوا کیا نہین نصیب

کبھی کاہش غم سے روح گھٹتی ہے کبھی (ع) | سوز پنہان سے گرم گرم آہین
اور کبھی ناتوانی سے نرم نرم آہین

کبھی اپنی قسمت پر ہزارہا نفرین کرتا ہے کبھی دل سے جھگڑتا ہے اور خوب ہی بُرا بھلا کہتا ہے ع | دل کو آزار ہو لیا کیسا
بخت بیدار سو گیا کیسا | (اُف) ع | دل مین ہر وقت یاس رہتی ہے
کیا طبیعت اُداس رہتی ہے | (ہائے)

کوئی تقریر بن نہین آتی | (آہ) ہم جئینگے یہ آس ہے کسکو | کوئی تدبیر بن نہین آتی
ہائے چھٹتے ہین ہم [illegible] ہین | کس قیامت کے دن گذرتے ہین | ہجر مین کسکے پاس ہے کسکو
مجھ سے معشوق چھٹ گیا کیسا | درد اُٹھتا ہے دل مین رہ رہکر | خانہ عیش لٹ گیا کیسا
یا الٰہی نجات غم سے ملے | وہ سراپا حجاب ہمسے ملے | بیٹھ جاتا ہون ہائے دل تھکر
بیٹھ جاتا ہون ہائے دل تھکر | درد اُٹھتا ہے دل مین رہ رہکر

کبھی باد صبا سے مخاطب ہو کر کہتا ہے (حافظ) ع
ای صبا نکہتی از خاک رہ یار بیار | ببر اندوہ دل و مژدہ دلدار بیار | کام جان تلخ شد از صبر کہ کردم بی دوست
خندہ زان لب شیرین شکربار بیار | کبھی دل مضطر کو یون سمجھاتا ہے ع | دلا ز ہجر مکن نالہ زانکہ در عالم
غمست و شادی و خار و گل و نشیب و فراز | کہین اپنی آہ و بکا اور نالہ و فغان سے دوسرون کو بے چین

کر رکھا ہوا اور کہتا ہی ؎
مین وہ کے آہ کرونگا جہان رہ جائیگا
زمین ہے نہ ہے آسمان رہ جائیگا

کہین اپنی فریاد و زاری سے خلق کو پریشان کیے ہوئے ہی - آہ عاشقون کا فریاد و
زاری کرنا بھی غضب ہوتا ہی بقول کسی ؎
ٹپک پڑتے ہین آنسو باغ مین شبنم کی آنکھون سے
اسیران چمن رات کو جب فریاد کرتے ہین
مگر افسوس معشوقون کا دل انکی آہ سے
جلد نہین پسیجتا (شاید) عاشقون کا شور و شغب معشوقون کو بھلا معلوم ہوتا ہی
بغداد مین ایک عورت جمیلہ و حسینہ چون آفتاب تابان و درخشا بر سر بازار آکھڑی
ہوئی شور و غوغا برپا ہوا وہ اپنے گھر گئی اور دروازہ مکان کا بند کر دیا لوگون نے
پوچھا کہ اگر ایسا ہی لوگون سے پرہیز تھا تو بر سر بازار کس لیے گئی تھی اُسنے کہا
لوگون کا شور و شغب مین پسند کرتی ہون واللہ اعلم -
کبھی صبح ہونے کے خداوند سے دعائین اور نیند آنے کی تمنائین کرتا ہی مگر آہ نیند
تو خواب و خیال ہو رہی ہی (امیر) ؎
ہجر مین مجھ تک جو آتی ہی تو گھبراتی ہی نیند
مانگ کر پلکو نکے پر آنکھون سے اُڑ جاتی ہی نیند
وہ بیچارہ پریشان ہو کر کہتا ہی
ای اجل تو ہی آکر جھگڑا چکا دے (؟)
ایکدم کو تو کرم فرما اگر ہو ہجر مین
ای اجل تو ہو تو پھر کیونکر نہین آتی ہی نیند
(آپ ہی آپ) کسی نے تو کہا ہی کہ اسیر ؎
ڈرتی ہی میرے سیاہ خانے مین جو آتے ہوئے
موت کو ہمراہ لے لیتی ہی تب آتی ہی نیند
مگر ہائے مجھ تک تو موت بھی آنے سے ڈرتی ہی - ای چرخ بدنہاد کیا آج تو نے بھی
گردش موقوف کر دی یا اللہ خدا خدا کرکے صبح جو ہوئی تو ؎
اک نہ اک سامنا بلا کا رہا
درد سر جب گیا بخار آیا
آہ اسوقت بھی چین نہین کبھی تو دل مضطر کو سوے یار
کی طرف کھینچے لیے جاتا ہی بقول کسی ؎
نقاب چہرے سے خورشید جب اٹھاتا ہی
سحر ہر اک کو ہر اک کام مین لگاتا ہی
کوئی حرم کو کوئی بتکدہ کو جاتا ہی
کوئی تو فکر معیشت مین جان کھپاتا ہی
جو مین نے پوچھا تو ای دل کدھر کو جاتا ہی

تو بھر کے آنسو نے مجھے شعر یہ سناتا ہی | علی الصباح چو مردم بکار و بار روند

بلاکشان محبت بکوئے یار روند | کبھی صحرا نوردی و کوچہ گردی کر رہا ہی

اور یہ شعر ورد زبان ہی ۵ | پھرتا ہوں تصور مین ترے صبح سے تا شام | بے تاب ہی یہ طالب دیدار خبر لے

کبھی خلق کی لعنت و ملامت سن رہا ہی کوئی سڑی بناتا ہی کوئی پاگل کہتا ہی ۔ ۵

کوئی کہتا ہی دیوانہ کوئی کہتا ہی سودائی | محبت مین سبھی انکسان ہی جسکی جس بن آئی

دل مین کہتا ہی آہ یہ سب اسی کمبخت دل کی بدولت ہی ۵ شعر دیا تو نے وہ دل خدایا ہمین

لہو جسنے ہر دم رُلایا ہمین | بہت تنگ ہین اسکے ہاتھوں سے ہم | کوئی اور دل دے خدایا ہمین

محبوب سے خطاب کر کے کہتا ہی سعدی ۵ | که دارد ای تحسین عیشے که در عشق تو میدارم

شرابم خون کبابم دل ندیمم درد و نقلم غم | اگر بر سند سعدی از عشق او حاصل چہا داری

ملامتہاے گوناگون جراحتہاے بے مرہم | آہ اسی الفت کے جرم مین میری اسقدر

رسوائی و ذلت اور لعنت و ملامت ہوتی ہی مگر مجھے اسکی پروا ہی کیا ۔ ۵

خلق میگوید که خسرو بت پرستی میکند | آرے آرے میکنم با خلق عالم کار نیست

عاشق جب راہ محبت مین قدم رکھتے ہین تو انھین لعنت و ملامت یا اپنی رسوائی و ذلت کا خیال نہین ہوتا ۔ اگر زلیخا عورتون کے طعنون کا خوف کرتین تو ہرگز نام یوسف (علیہ السلام) زبان پر نہ لاتین اور مجنون اگر ناا ہلون کے پتھر دان اور ڈھیلون سے ڈرتا اور خستہ و شکستہ ہو جاتا تو کبھی لیلی لیلی نہ کہتا ۔

کہین زمانہ کی بے اعتنائیون کا گلہ اور فلک کی کج رفتاریون کا شکوہ ہی اور کہتا ہی ۵

کیا زمانہ مجھے کڑھاتا ہی | نت نئے رنگ اب دکھاتا ہی | کبھی فلک کی طرف دیکھتا ہی

اور دانت پیس کر کہتا ہی ۵ داغ | ای فلک تجھپہ بس نہین میرا | کوئی فریاد رس نہین میرا

کیون فلک انتہاے جور بھی کچھ | ظلم باقی رہا ہی اور بھی کچھ | ہمہ تن پاس کر دیا تو نے

ستیاناس کر دیا تو نے | یون کسی کو ہلاک کرتے ہین | یون جلاتے ہین خاک کرتے ہین

مین ہی کیا ہون تری جفا کے لیے ۔ رحم کر رحم کر خدا کے لیے
کہین رقابت کی بھڑکتی ہوئی آگ اُسے جلا جلا کر خاک و سیاہ کر رہی اور وہ یون کہ رہا ہی ؎

آتش رشک عدو سے مین جلا جاتا ہون ۔ ہائے رہ رہ کے بھڑکتا ہی شعلہ دل مین

کہین اپنے محبوب کو غیر کی محفل مین یا اُن روسیاہون کے ساتھ دیکھکر اور بھی جل بھنکر کباب ہوا جاتا ہی (مین) ؎

صدمہ اُسوقت کا پوچھو نہ حسن ۔ غیر سے جب وہ ملا کرتے ہین

اُف رقابت بھی بڑی بلا ہی (اللہ ہر عاشق کو اس سے بچا دے) یہ وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہی کہ کسی حکمت و تدبیر سے ٹھنڈی نہین ہو سکتی روے جانان کی ٹھنڈک اور دلدار کے رحم و کرم کا مینہ بھی اسے (جلد) نہین بجھاتا ہی سوز فراق کی بھی اسکے آگے حقیقت نہین - یہ وہ فتنہ ہی کہ باپ بیٹے کا بھائی بھائی کا دشمن ہو جاتا ہی - بعض عشاق (جو ذرا بھی قدرت رکھتے ہین وہ) تو اپنے رقیبون سے خوب نوک جھوک کی لیتے ہین اور وارہ نیارہ اور دشمن کا کام تمام کر دینے پر تلجاتے ہین اور ایسا کر بھی بیٹھتے ہین - اور جو بیچارے اسکی طاقت (محبوب کے حزن و ملال و خفگی و برگشتگی و ناراضی و کشیدگی کی وجہ سے یا برگشتگی اقربا اور اُسکی وجہ سے اپنے مقصد مین ناکامیاب رہنے کے خوف سے) نہین رکھتے وہ دل ہی دل مین غیرت سے گھٹتے ہین اور غم سے گھلتے ہین - یہان پر رشک و رقابت کے متعلق ہمارے مکرم دوست اخی و محبی جناب مولوی سید شاہ محمد معین الدین صاحب زید مجدہ کیا خوب تحریر فرماتے ہین ! ناظرین ملاحظہ فرمائین !

رقیب ! یہ ایک ایسا چار حرفی لفظ ہی جسکا ہر حرف ایک ایسے لفظ کا جزو بنتا ہی جس سے عاشقون کا دل کوسون بھاگتا ہی ر سے رشک اور رسوائی **ق** سے قلق **ی** سے یاس **ب** سے بدگمانی و بدنامی - تو گویا لفظ رقیب کی ترکیب ایک ایسے حرف سے ہی جو لفظ بدگمانی کا جزو ہی علی ہذا القیاس عاشق کو رشک بھی اپنے رقیب سے ہوتا ہی اور اپنے اور معشوق کی رسوائی کا خیال بھی

(زیادہ تر) رقیب ہی سے ہوتا ہی - عاشقون کو قلق بھی سب سے زیادہ رقیب ہی کی
طرف سے اُٹھانا پڑتا ہی یاس کی ڈرونی شکل انھین روسیاہون کی بدولت دیکھنی
پڑتی ہی محبت کے وہ رشتے جو محبوب کے رحم وکرم سے ہمیشہ مستحکم ومضبوط ہوسکتے
جاتے ہین انھین کے دست تظلم سے باریک پڑجاتے ہین - رقیب کے ہر حرف
سے غیریت کی بو آتی ہی اسی لیے رقیب کو غیر کی لفظ سے تعبیر کرتے ہین اور اُس غیر
(رقیب) سے اسقدر غیریت دامنگیر ہوتی ہی کہ عاشق کی حالت غیریت مین بول
اُٹھتا ہی ای کاش کہ مادرم نہ زائیدے مارا - مخدوم بہاری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوب
مین فرماتے ہین ہر جا کہ محبت بود غیرت بود ہر چند محبت قوی تر غیرت قوی تر -
عاشق اس مقام مین بجز یار کے سب کو اپنا غیر سمجھتا ہی حتی کے بول اُٹھتا ہی ع

رشک از پیرہن آید کہ در اندام تو پیچید	غیرت از غالیہ آید کہ در اندام تو شاید

یہانتک کہ اپنے جسم کو بھی اپنا غیر خیال کرنے لگتا ہی اسی مقام مین بولنے والے
یون کہ گئے ہین ع

غیرت از چشم برم روی تو دیدن ندہم	گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم
بخدا گر رشکم آید بدو چشم روشن خود	کہ نظر دریغ باشد بچنین لطیف روی

(حافظ شیرازی) ع

اسی حالت مین عاشق اپنے کو کوسنے لگتا ہی اور کہتا ہی خداوندا مرا نزد محبوب نابینا
رسان تا این چشم من او را نہ بیند - عاشق کو محبوب سے بھی رشک ہونے لگتا ہی کہتا ہی ع

آئینہ پیش تو ای یار رسیدن ندہم	رشک من بین کہ ترا نیز ز تو دیدن ندہم

غرض عاشق اس مقام مین آکر سخت امتحان مین پڑجاتا ہی غیرت کسی بات کی متقاضی
ہوتی ہی اور پھر دل مضطر کچھ کہتا ہی الخ - انتہی کلامہ
کہین اپنے محبوب کی بیوفائی اور کج ادائی سے ہیجان ہو رہا ہی اور پکار پکار کر کہتا ہی ع

دنیا مین کوئی آن کسی دم کا ہون مہمان	سب لیتا ہے یہ طالب دیدار خبر لے

کلیجہ پاش پاش ہوا جاتا ہی دل بیٹھا جاتا ہی لیکن انکے جور وستم سے عاشق صادق کی

محبت مین کچھ فرق نہین آتا اس کو جیسے واقف کارون کا قول ہی۔ المحبۃ لا تنقص بالجفاء ولا تزید بالوفاء۔ محبت نہ جفا وستم سے کم ہوتی ہی نہ وفا وکرم سے زیادہ ہوتی ہی۔ کوئی تو جور وستم سے تنگ آکر (مگر وہی چھوٹے دل کے ہین) اس امید پر کہ وصال یار حشر ہی کے دن نصیب ہوگا اس عالم کو خیر باد کہکر راہی ملک عدم ہو جاتا ہی کوئی یار کی کج ادائیون سے ایسا برباد ہو جاتا ہی کہ نام و نشان تک نہین ملتا بقول کسی ؎

کچھ انکی ٹھوکرون سے تو کچھ جور چرخ سے	مین بھی مٹا مزار مٹا سر سے پاؤن تک

معشوق کئی طرح کے ہوتے ہین بعضے ایسے ہوتے ہین جنمین جور وستم کج ادائی و بیوفائی ہی کوٹ کوٹ کر بھر دی گئی ہی اور رحم وکرم بہت ہی کم ہی بعضون مین رحم وکرم سے کچھ ہی زیادہ جور وستم ہوتا ہی بعضون مین دونون قریب ہی قریب پائے جاتے ہین۔ بعضے وہ ہین جنمین ظلم وجفا ہی کم ہی اور لطف ووفا زیادہ۔ بعضون مین کج ادائی و سرد مہری وجور وستم بہت ہی کم پایا جاتا ہی اور وہ بھی فقط معشوقیت کے پاس سے بعضے وہ ہین جو سراپا لطف واحسان اور رحم وکرم ہی ہین اور اپنے فدائی عاشق کا درد وغم انسے دیکھا نہین جاتا اور اسے یون تشفی دیتے ہین ؎

غم مخور عاشق کہ غمخوار توام	این جہان وآن جہان یار توام
اور اپنے مریض کی مزاج پرسی یون کرتے ہین ؎	عاشق زار من بیا درغم من چگونۂ
غمزدہ چیست حال تو برسم وحال دلمست	اور اپنے دلدادہ کو اپنی طرف یون بلاتے ہین ؎
عاشق زار من بیا جانب بارگاہ من	حد تو نیست این ولی من زکرم بخواندمت

(وہ عاشق بھی کیا ہی شگفتہ بخت اور خوش قسمت ہی جسکے ساتھ اسکا محبوب اس لطف وکرم سے پیش آتا ہو۔) اور معشوقون کے یہ حالات ہر کی محبت والفت کے اعتبار سے ہین جسکو اپنے عاشق سے جتنا بھر محبت ہوگی اتنا اسپر رحم وکرم کرے گا۔

انکے ناز و انداز کسی حال مین نہین چھوٹتے ! نازک مزاج عاشقون کے لیے بسا اوقات یہ بھی غضب ہوجاتے ہین اور اُسکو نیم جان ہی کر چھوڑتے ہین۔ عاشق جبتک اپنی الفت محبوب سے چھپاے رکھتا ہی یا جبتک کہ اُسے اُس سے عشق نہین ہی تب تک تو خاطر مدارات سلام کلام سب کچھ ہوتا ہی اور جہان اُسے عشق پیدا ہوگیا یا اپنی چھپی ہوئی محبت کو محبوب پر ظاہر کردیا اور جتا دیا پھر تو نہ پوچھیے طرح طرح کی جانچ اور بلا و مصیبت مین پھنس گیا نہ عزت نہ توقیر نہ وہ اگلی سی گفتگو نہ سلام نہ کلام اب وہ بیچارہ اگر بیٹھا ہی تو اسی انتظار مین ہی اور دل ہی دل مین آرزو کرتا ہی کہ کاش میری طرف بھی نظر التفات ہوتی مین بھی اغیار کی ہمکلام ہوتا۔ ایسا ہی خوش قسمت ہی تو دو اِک بار ترچھی نظرون سے دیکھ لیا جاتا ہی تیر نگاہ سینے کے پار ہو جاتا ہی اور وہ بیتاب ہوکر زبان دل سے یون کہنے لگتا ہی۔ ؎

جگر کو کر گئی گھایل تری نگاہ ستم	علاج خوب کیا درد دل کا تو نے صنم
نہین یہ زخم نہانی ہی قابل مرہم	کجا روم بکے گویم بگو چہ چارہ کنم

که تیر عشق مرا اندرون جان زدنی

غرض اُس ستم رسیدہ کی طرف سے نظر توجہ اُٹھالی جاتی ہی کبھی یہ بھی نہین پوچھا جاتا کہ تیرا کیا حال ہی۔ اب وہ یہ شعر ورد زبان کرتا ہی۔ ؎

اگر اس سے کھلتا نہ اتنا تو تو نہ ہوتا مجھسے وہ تند خو	نظر آہ تو نے یہ کیا کیا اُسے عشق اپنا جتا دیا

یا یون کہے۔ ؎

پیش از ای فرد بود او مہربان	این چنین نامہربانی کرد عشق

عاشق سے اولاً تو بغیر اظہار محبت کے رہا بھی نہین جاتا اور اگر وہ اپنی زبان سے اُسکا اظہار نہ بھی کرے تو اُسکی عادت و اطوار حرکات و سکنات محبوب کے ساتھ اُسکا برتاؤ اور انداز گفتگو اُسکا بشرہ اور اُسکی صورت اُسکی للچائی ہوئی نظر وغیرہ وغیرہ یہ سب اُسکی طرف وکیل بنکر عرض کر دیتے ہین۔

اور اگر وہ بے التفاتی کسی قدر کم ہوئی تو طرح طرح کے جور و ستم اور عجب عجب ناز و انداز ہونے لگتے ہین جس سے کبھی تو وہ مارے خوشی کے پھولے نہین سماتا اور کبھی غم سے دل بیٹھا جاتا ہی کبھی تو وہ اسطرح جھٹلا دیا جاتا ہی کہ وہ چپکا ہی ہو جاتا ہی کبھی ناز و انداز سے کہا جاتا ہی "تو نے مجھے دل کب دیا اور کہان اور کیونکر دیا میرے پاس" "تو نہین" "کبھی کہا جاتا "تمہاری محبت سچی نہین" "کبھی کہا جاتا ہی "ای واہ مجھسے کوئی محبت کاہے کو کرنے لگا وہ کوئی اور ہوگا" "کبھی کہا جاتا ہی جاؤ کسی اور سے دل لگاؤ عاشق اگر اسکا کوئی جواب دیتا ہی تو یہی کہ ۔ ؎

کہتے ہو کہ کوئی دل اُٹھالے ہم سے	تمنے تو نئے رنگ نکالے ہمسے
پچتاوگے آخر کو کہے دیتے ہین ہم	دنیا مین کہان چاہنے والے ہمسے

اس سے تمہاری آرزو دیتی بر آئینگی مجھسے تم اپنے مقصد مین کامیاب نہین ہو سکتے "کبھی اُسکا درد و غم رنج و الم جھٹلا دیا جاتا ہی ۔ ؎

کیا کیجیے وہ کہتے ہین ہر بات پر غلط	اظہار غم کیا تو کہا سر بسر غلط
یہ درد دل دروغ یہ زخم جگر غلط	مینے کہا کہ دعوی الفت مگر غلط

کہنے لگے کہ ہان غلط اور کس قدر غلط

طوفان جوش گریۂ بے اختیار جھوٹ	آتش فشانیے جگر داغدار جھوٹ
زور کمند جذب دل بیقرار جھوٹ	تاثیر آہ و زاری شبہاے تار جھوٹ

آوازۂ قبول دعاے سحر غلط

ہین سب بناوٹین ہمین فقرے نہ دیجیے	ساقی صبح ہو تو صبوحی نہ پیجیے
دوڑا کے یہ نہ ہاتھ کو بوسے نہ لیجیے	آجائے کوئی دم مین تو کیا کچھ نہ کیجیے

عشق مجاز و چشمۂ حقیقت مگر غلط

نسخہ یار کے سبب یہ سب فریب ہین	صاحب شکار کے لیے یہ سب فریب ہین

سمجھا مین پیار کے لیے یہ سب فریب ہین | بوس و کنار کے لیے یہ سب فریب ہین

اظہار باکبازی و ذوق نظر غلط

صاحب کہو وہ بات کہ ہو کچھ تو دل نشین | جسکا نہ سر نہ پاؤن ہو اُسکا ہو کیا یقین
اس جھوٹ کی ہی بندہ نوازا نتہا کہین | سینے مین اپنے جانتے ہو تم کہ دل نہین

ہمکو سمجھتے ہو کہ ہی انکی کمر غلط

مطلب یہ ہی کہ لوگ کہین لو وہ مرگیا | بیڑے مین عاشقون کے عجب کام کرگیا
سر پیٹین آشنا کہ وہ جی سے گذر گیا | ہم پوچھتے پھرین کہ جنازہ کدھر گیا

مرنے کی اپنے روز اُڑائی خبر غلط

اُس بیوفا کو عشق جتانے سے کیا ملا | الزام اُٹھائے بیٹھے بٹھائے ہزارہا
کہتا نہ تھا امیر کہ اظہار ہی بُرا | یہ کچھ سنا جواب مین ناظم ستم کیا

کیون یہ کہا کہ دعوی الفت مگر غلط

غرض اس بیچارہ کی ہر ہر باتین جھٹلادی جاتی ہین اور وہ فقط اُتنا ہی کہکر چپکا ہو رہتا ہی کہ

مین بھی جھوٹا میرے شکوے بھی سراسر جھوٹے | تمہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہی

معشوق کو بھی اپنے عاشق سے کچھ نہ کچھ محبت ہوتی ہی جیسا کہ مولانائے رومی قدس سرہ فرماتے ہین

ہیچ عاشق خود نباشد وصل جو | کہ نہ معشوقش بود جویاے او
لیک عشق عاشقان تن زہ کند | عشق معشوقان خوش و فربہ کند

اور دوسری جگہہ فرماتے ہین

معشوق کے دل مین بھی جذبۂ الفت ہوتا ہی مگر عاشق کو اُسکا الم نہین ہوتا اور نہ عاشق معشوق سے اسکی امید کرتا ہی اور نہ اُسکے دل مین کبھی ایسا خیال گذرتا ہی اور نہ اُسکا کوئی اثر اُسپر ظاہر ہوتا ہی الا خوف و یاس

میل معشوقان نہان ست و ستیر | میل عاشق با دو صد طبل و نفیر

معشوق کو بھی اپنے عاشق کی طلب ہوتی ہی لیکن اُسمین استغنائی و لاپروائی

اسقدر رہوتی ہی جس سے کچھ معلوم نہین ہوتا۔ مگر یہ کوئی کلیہ قاعدہ نہین معلوم ہوتا کبھی ایسا ہوتا ہی کہ عاشق و معشوق دونون کے دلون مین آتش محبت برابر ہی لگی ہوئی ہی۔ اور لطف تو اسی مین ہی! وصال ہی تو دونون جانب لذت حاصل ہوتی ہی فراق ہی تو دونون طرف بیقراری و اضطراب ہی غرض ہر امر مین محبوب ہی اُسکا شریک رہتا ہی آور محب یہی چاہتا بھی ہی ؎

الفت کا جب مزا ہی کہ وہ بھی ہون بیقرار	دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ محبوب کی محبت (بڑھتے بڑھتے) محب کی اُلفت پر بھی فوقیت لیجاتی ہی (یہ امر اتفاقیہ ہی)۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ عاشق سے محبوب کو کم محبت ہی اور یا تو بہت کم یا کچھ ہی۔ اور کوئی محب ایسا بھی بدنصیب ہوتا ہی کہ اُسکی اُلفت و محبت اور رنج و غم درد و الم فراق کی کلفت وغیرہ سب اُسی تک محدود ہین اور محبت جسکا نام ہی وہ محبوب کو نہین! ان محب کی محبت کے اثر سے موافقت یا موانست محبوب کو اُس سے البتہ ہی اور اُسکے جذبۂ الفت کی وجہ سے دل مین کبھی کبھی اس بیچارہ کا خیال آجاتا ہی اور اگر خوش نصیب ہی تو کبھی اُسکے خوش کردینے کو ہنس بول بھی لیا جاتا ہی۔ اور کوئی اِس سے بھی زیادہ بدقسمت ہوتا ہی کہ ان باتون کے ساتھ محبوب کا دل دوسری طرف مائل ہی اور وہ دوسرے کے قبضہ مین ہی زبان بند ہوئی جاتی ہی آہ یہ مصیبت حد بیان سے باہر ہی اللہ ایسا بدنصیب دشمن کو بھی نہ بنائے آمین۔

محب صادق کی سچی اُلفت رایگان نہین جاسکتی۔ اگر معشوق پر اسکا اثر اسوقت نہین ہی تو (بعد مدت ہی کے سہی مگر) کبھی کبھی محبوب کے دل پر بھی اسکا اثر ضرور رہوتا ہی آہ رسا اپنا کام کرجاتی ہی محبت صادقہ رنگ لاتی ہی بقول کسی ؎

بجنازہ گر نہ آئی بمزار خواہی آمد	کششیکہ عشق دارد نہ گذاردت بدینسان

عشق کی مقناطیسی کشش مطلوب کو طالب کھینچ لاتی ہی اب معشوق (گویا) عاشق

ہوجاتا ہی اور اسوقت جور وجفا سب رستہ لیتے ہین۔
مگر آہ ایسی حالت مین بھی (جبکہ تیر عشق دونون کے کلیجون سے آر پار ہی اور الفت کی آگ دونون طرف بھڑکی ہوئی ہی اور شوق لقا و تمنائے دیدار و آرزوے وصال دونون جانب یکسان ہی) فلک کجرفتار دونون کو یکجا ملکر آرام لینے نہین دیتا اور جدائی کی اک نہ اک صورت پیدا ہو ہی جاتی ہی۔ آہ اے حاسد آسمان تیرا برا ہو! ظالم! دلدادگان محبت سے تجھے کیون اسقدر لاگ ہی! کیا تجھے خوف خدا بھی نہین آتا!!!

نتیجۂ محبت

محبت کا نتیجہ اور الفت کا ثمرہ یہ ہی کہ دوری دور ہو جاتی ہی اور بمقتضاے قول صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم المرءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (جو جسکو محبوب رکھتا ہی وہ اُسی کے ساتھ ہوتا ہی) محبوب کی معیت نصیب ہوتی ہی۔ اور نتیجۂ محبت یہ ہی کہ محب کو حجاب نہ باقی رہے اور محبوب کو ہردم اپنی آنکھون کے سامنے پاوے اور اعلی درجہ نتیجۂ محبت یہ ہی کہ محب اپنے محبوب مین فنا ہو جائے اور غیریت و دوئی باقی نہ رہے گو ظاہر مین جدائی رہے مگر حقیقت مین اتحاد ہو جیسا کہ مشہور ہی کہ لیلی کا جب فصد لیا گیا تو صحرا مین مجنونکی رگون سے خون جاری تھا۔ اور کمال محبت عشق کا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ منع و عطا ورد و قبول و لعنت و رحمت و ہجر و وصل و وفا و جفا سب یکسان ہوجاتا ہی۔ وھذا کمال فی العشق ولیس ماوراءہ کمال (یعنی یہی کمال عشق کا نتیجہ ہی اسکے سوا کوئی دوسرا کمال نہین۔ اگر فرق باقی ہی تو ناقص ہی محب کو دوسرون کی رحمت سے محبوب کی لعنت اور اُسکی فرقت دوسرون کے وصال سے اچھی معلوم ہوتی ہی ؎

ہجران تو خوشتر ز وصال دگران	منکر شدنت بہ رضائے دگران

اور وصل و ہجر لعنت و رحمت و وفا و جفا وغیرہا عاشق کے نزدیک سب برابر ایسلیے معلوم ہوتے ہین اور اگر فرق باقی ہی تو اکمل اسلیے نہین ہی کہ اصل مقصود تو مراد محبوب ہی نہ اپنا مقصد اور اپنی مراد والمحب الصادق من یجعل مرادہ فداءً مراد محبوبہ

(یعنی) محب صادق وہ ہی جو محبوب کی مراد پر اپنی مراد کو فدا کردے - اگر اپنی مراد کو یار کے مقصود پر مقدم سمجھتا ہی تو محب صادق و عاشق کامل نہین کیونکہ عاشق اپنی ذات سے تو مردہ ہوتا ہی اور معشوق کی ذات سے زندہ - کسی معشوق نے اپنے سچے عاشق سے پوچھا کہ تو مجھے زیادہ تر محبوب رکھتا ہی یا اپنے نفس کو عاشق نے جواب دیا کہ مین از خود تو مردہ ہون اور تمہاری ذات سے زندہ اگر مین نے آپ کو دوست رکھا تو بھی تمہین کو اور تمہین دوست رکھا تو بھی تمہین کو -

آور نتیجہ محبت و مآل عشق یہ ہی کہ وصال یار ہو - مخبر صادق سرور کائنات علیہ التحیۃ والصلوۃ نے فرمایا ہی من طلب شیئاً وجدّ وجدَ (یعنی جسنے کسی چیز کی طلب کی اور اُسمین کوشان رہا اُسنے اُسے پالیا - اور اس مقام پر

مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہین	سایۂ حق بر سر بندہ بود	عاقبت جوئندہ یابندہ بود
گفت پیغمبر کہ چون کوبی دری	عاقبت زان در برون آید سری	چون نشینی بر سر کوے کسے
عاقبت بینی تو ہم روے کسے	چون زچاہے میکنی ہر روز خاک	عاقبت اندر رسے در آب پاک

تو عاشق جو وصال یار کا طالب و جویان ہوتا ہی اُسے بمقتضاے حدیث نبوی محبوب کیون نہ حاصل ہوگا بالضرور ہوگا -

ملک وصال فراخور عشق نہین اسلیے کہ محبوب کو تکبر و تعذر اور استغنائی و لاپروائی لازم ہی اور محب کو تخشع و تذلل اور عجز و بے نوائی ضرور ہی تو دونون کے اوصاف مین ضدیت ہوئی مگر یہ ضدیت اوصاف کے اعتبار سے ہی ورنہ فی الحقیقت محب و محبوب مین اتحاد ہوتا ہی - تمام لذات دنیا حاصل ہوجاتی ہین

مگر وصل دلدار مشکلون سے نصیب ہوتا ہی - ع	در مضبطۂ فتادہ کہ عاشق زار
با محنت بے شمار و درد بسیار | با کنکبۂ و دبدبۂ اندر شب تار	ناگہ بسر وقت وے آمد دلدار

اصل یہ ہی کہ وصال عاشق کی درخواست اور اُسکے اہتمام سے نہین میسر ہوتا معشوق

کی مراد چاہیے پھر نہ تو درخواست کی ضرورت ہی نہ عجز و زاری کرنے کی حاجت (اظہار تمنا کافی ہی) عاشق وصال یار کا ہردم آرزومند رہا کرتا ہی اور اپنی تمنا یون ظاہر کرتا ہی ؎

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا	
کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا	(مجنون سے) ؎
ترا وصل ہو خواہش دل یہی ہی	محبت کا الفت کا حاصل یہی ہی

اور محب کو اگر وصال نصیب ہوا تو جیون جیون وصال یار ہوتا جاتا ہی مرض عشق بڑھتا ہی جاتا ہی ؎ | مرض بڑھتا گیا جیون جیون دوا کی | وصال یار سے دونا ہوا عشق |

عاشق کے نزدیک لقاے دلدار اور وصل یار کا ہر سکنڈ دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز ہوتا ہی اور اُسوقت کے ایک منٹ کے ضایع جانے کا بھی اُسے سخت ملال ہوتا ہی وصال مین بھی عجب عجب حالتین ہوتی ہین کبھی ایسا ہوتا ہی کہ معشوق نے سوال وصال قبول کرلیا اور عاشق خوش خوش ہی اور بڑے ہی اشتیاق سے وقت موعود کا انتظار کر رہا ہی اور کشت مراد لہلہاتا اور آرزوٗن اور تمناؤن سے ہرابھرا نظر آرہا ہی کہ یکایک یاس نے باد سموم بنکر گلشن امید کو اپنے مخالف جھوکون سے خراب دبرباد اور تخت تاراج کردیا اور تمنا اور آرزو کی شاخین جو گل مراد سے ابھی پھلی پھولی اور ہری بھری دکھائی پڑتی تھین پژمردہ اور بے برگ و ثمر ہوگئین - چرخ بدنہاد سے حرمان نصیب عاشق کی خوشی دیکھی نہ گئی اور کوئی ایسا ڈھب نکالدیا کہ وصال یار سے محروم رہ گیا آہ اُس ستم رسیدہ پر کیا کچھ گذر گیا وہی خوب جانتا ہی تمناؤن اور آرزوٗن نے تڑپ تڑپ کر جان دیدی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ ؎

سامان عیش جملہ مہیا کیا یہان		قاصد کو اُس طرف بمنت کیا روان
جب یہ سُنا کہ پیر مین مہندی لگی ہی وان		آہٹ پہ کان در پہ نظر تھی کہ ناگہان
	پس خون ٹپک پڑا نگہ انتظار سے	

اور کبھی یار سے وعدہ وصال کرکے اُسے پورا نہ کیا اور عاشق کے دل میں اُسکے وعدہ خلافی پر طرح طرح کی بدگمانیاں آنے لگتی ہین اور توسن خیال بڑی تیزی سے اِدھر اُدھر جارہا ہی نئے نئے خیالون کا وہ مجموعہ ہو رہا ہی - کبھی جھلا کر کہتا ہی ہان ! غیر کو چھوڑکر میری طرف کیون مائل ہونے لگے - اُنھین چھوڑکر میرے غمکدہ پر کاہے کو تشریف لانے لگے ،، کبھی کہتا ہی ؎

وہ جا غیرون سے مِلملکر دل اپنا شاد کرتے ہین	
یہان ہم نیم بسمل کی طرح فریاد کرتے ہین	کبھی خیال کرتا ہی کہ شاید کوئی ایسی ہی

وجہ ہوئی ہو جو تاخیر کا سبب ہوے - (کرم دلدار کا خیال کرکے) شاید اب قسمت کا ستارہ چمکے - غرض کچھ عجب حال ہوتا ہی ؎

کچھ توقع کچھ یقین کچھ یاس کچھ وہم و گمان	
انتظار یار کی ہی کیفیت تاخیر سے	انتظار یار کی گھڑی بھی کچھ عجب گھڑی

ہوتی ہی ہر لحظہ ہر ساعت ہر آن ہر منٹ ہر سکنڈ اسکا اک خاص کیفیت اور لطف رکھتا ہی اور جیون جیون وقت گذرتا جاتا ہی عاشق اور بھی بیقرار ہوا جاتا ہی اور ذوق و شوق دوبالا ! ؎

وعدۂ وصل چون شود نزدیک	آتش شوق تیز تر گردد

ہم اس مقام پر اور کیا لکھین اسکی قدر کچھ وہی لوگ خوب جانتے ہونگے جو اسکی لذتین اُٹھائے ہوے ہین -

رسالہ اب طولانی ہوا جاتا ہی مگر حضرت **عشق** کی رام کہانی تمام ہی نہین ہوتی اور نہ کبھی تمام ہوسکتی ہی دوات خشک ہوگئی بہتیرے قلم گھس گئے ہاتھ دکھ گئے دم الٹا گیا ناظرین بھی گھبرا گئے ہونگے اب اتنا اور عرض کرکے ختم کرتا ہون کہ **انسان** گو اسمین مجبور ہی مگر پھر بھی حتی الوسع اس عشق سے آپ کو بچائے رہے اور دور ہی دور رہے اور دل اس طرف سے ہمیشہ پھیرے رکھے اور اپنے مالک و خالق سے لو لگائے - اللہ بس اور باقی ہوس -

اللهم ثبت قلوبنا علی حبک وطاعتک وحب رسولک سیدنا محمدؐ وطاعته
وثبتنا علی دینک القویم وصراطک المستقیم واغفر ذنوبنا واقض دیوننا و
اشرح صدورنا ویسر امورنا وحصل مرادنا واشف مرضانا وفرج همومنا
واکشف غمومنا برحمتک یا ارحم الراحمین وصل اللهم وسلم وتبارک و
ترحم وتحنن علیٰ حبیبک ورسولک سیدنا ومولانا محمد وآله واهلبیته
وازواجه واصحابه وانصاره وحزبه واولیاءه
امته اجمعین

قاله خادم الطلبة احقر الزمن
محمد الملقب بالحسن
غفر له ذو المنن

مختصر فہرست کتب دوکان محمد حافظ خان خلف حافظ محمد عبد الستار خان تاجر کتب لکھنؤ چوک

نیاز مند کی دوکان پر ہر علم و فن کی کتابین فروخت کے لئے موجود ہین جسکی فہرست کلان بلا قیمت ۔ ر آنہ کا ٹکٹ آنے پر بیرنگ روانہ کیجاویگی جو صاحب چاہین طلب فرمائین اور مال بھی انشاء اللہ تعالی ساتھ کفایت کے روانہ ہوگا جو صاحب نرخ تاجرانہ سے مال طلب کرینگے اُنکے ساتھ اور بھی کفایت کیجاویگی تعمیل فرمائش بہت جلد ہوگی۔

- قرآن شریف نظامی ے
- ۔ نقل نظامی عہ
- ۔ ۔ ۱۵ سطری ۱۴ر
- ۔ ۔ ۱۷ سطری ۱۰ر
- حمری پونیہ بمبئی ۴ر
- قرآن شریف مترجم بمبئی ۔۔۔۔۔ ۴ر
- ۔ خورد کشنوی عہ
- حمائل شریف بمبئی مجلد ۔۔ ۶ر
- قرآن شریف مترجم مطبع مصطفائی دہلی شدہ ۶ر
- قرآن شریف وحشی تفسیر احمد صاحب دہلی بغیر جلد ۔۔ سے
- حمائل شریف مولوی نسخ محمد صاحب نائب ۔۔۔۔ ۱۰ر
- حمائل شریف مترجم حاشیہ مطبوعہ دہلی مطبع مصطفائی جلد ۸ر
- بغیر حاشیہ مجلد ۴ر
- پارہ عم تا لایحب اللہ فی پارہ ۔۔۔۔ ۱ر
- پارہ عم مترجم ۲ر
- قاعدہ دو جزء ۱ر
- پنج سورہ مترجم ۱ر
- ہفت سورہ مترجم ۱۰ر
- تفسیر حسینی اردو للعہ
- تفسیر تبارک الذی اردو ۔۔۔۔ ۶ر
- تفسیر پارہ عم اردو ۔۔۔۔ ۱۴ر

- تفسیر سورۂ یوسف نظم ۶ر
- تفسیر مرادیہ ۔۔۔۔ ۱۲ر
- مظاہر حق اردو ۵ عہ
- چہل حدیث مترجم ۱۰ر
- عہد نامہ ۔۔۔۔ ۔
- دعائے جمیلہ ۔
- تحفۃ الہند ۔۔۔ ۱۰ر
- رد ہنود ۔۔۔۔ ۴ر
- رفع الوسواس ۔۔ ۱ر
- تنبیہات ابن حجر ۴ر
- زواجر ہندی ۴ر
- ظفر جلیل ۔۔۔۔ عہ
- مشارق الانوار ۹ر
- بدایع منظوم ۔۔ ۲ر
- نام حق اردو ۰ر
- شرح وقایہ اردو ۸ر
- مالا بد اردو ۔۔۔ ۳ر
- تحفۃ النعم ترجمہ کنز ۱۲ر
- مصباح الصلوۃ ۔۔ ۵ر
- راہ نجات ۔۔۔ ۱ر
- حقیقۃ الصلوۃ ۔۔ ۱ر
- نصیحۃ المسلمین ۱ر
- رفاہ المسلمین ۳ر
- مفتاح الجنت ۔۔ ۳ر
- در مختار اردو ۵ عہ
- خلاصۃ الفقہ ۔۔ ۱ر
- ذخیرۃ الفقہ ۔۔ ۱ر
- شرح محمدی ۔۔ ۳ر
- مجموعہ فتاوی مولوی عبد الحی صاحب ۳ جلد ۸ر
- تحفۃ الزوجین ۲ر
- تمیز الکلام ۔۔ ۱ر
- تجہیز و تکفین ۱ر
- خلاصۃ المسائل ۴ر

- تنبیہ الغافلین ۔۔ ۷ر
- تحریم النساء ۔۔۔۔ ۲ر
- حجت الاسلام ۰ر
- رانڈون کی شادی ۱ر
- ہزار مسئلہ ۔۔ ۲ر
- صبح کا ستارہ ۔۔ ۲ر
- فضائل شہور صیام ۴ر
- کفارۃ الذنوب ۰ر
- جواب السائلین ۱ر
- مرآۃ المسرفین ۳ر
- ہدایت الصبیان ۰ر
- قیامت نامہ ۔ر
- مع بہشت نامہ ۱ر
- ضمان الفردوس ۱ر
- قرۃ الواعظین عہ
- مذاق العارفین ۵ عہ
- انوار محمدی ۔۔۔۔ ۵ر
- توشۂ عقبی ۔۔۔۔ ۔
- وفات نامہ ۔۔۔ ۱ر
- ہدایت النسوان ۱ر
- زینت النساء ۔۔ ۱۰ر
- اکسیر ہدایت ۔۔ ۶ر
- عجائب القصص ۶ر
- آثار محشر ۲ر
- دلائل الخیرات الآیات مع ترجمہ اردو ۸ر
- فارسی ۔۔۔۔
- جواہر القرآن ۴ر
- مجموعہ وظائف مترجم ۔۔۔۔۔ ۶ر
- حزب الاعظم مترجم ۴ر
- دعائے گنج العرش مترجم ۔۔۔۔۔ ۰ر
- ایضاً غیر مترجم ۔۔ ۰ر

- مجموعہ اوراد ۔۔ ۱۰ر
- درود تاج مع درود لکھی ۔۔ ۰ر
- اوراد احسانی ۱ر
- جواہر خمسہ کامل عہ
- نافع الخلائق ۔۔ عہ
- وافیات الاخیار ۸ر
- تاریخ وفات و پیدائش خاندان
- پنجشتیہ ۔۔۔۔۔ ۱۲ر
- روایت بسم اللہ ۱ر
- میلاد محمدی کامل ۴ر
- مقبول نعت ۔۔ ۱۰ر
- کشکول قوالی اصلی ۲ر
- پندنامہ عطار ۔۔۔ ۱۰ر
- کلمات طیبات ۔۔ عہ
- مولود جدید ۔۔ ۳ر
- مولود شہید ۔۔ ۴ر
- کحل البصر ۔۔۔ ۲ر
- بہار جنت ۔۔۔۔ ۲ر
- گلدستۂ معراج ۱ر
- زیور ایمان ۔۔ ۴ر
- قندیل عرش ۔۔ ۱ر
- ناصر العاشقین ۱۰ر
- گلزار نعت ۔۔ ۲ر
- نعت ہی نعت کامل ۲ر
- مولود سعیدی کامل ۴ر
- تاریخ حبیب اللہ ۶ر
- مثنوی مولانا روم ۱۲ عہ
- مطالب رشیدی ۱۲ر
- مثنوی بو علی قلندر ۔
- تذکرۃ الاولیا اردو ۔۔۔۔ ۱۲ عہ
- حکایت الصالحین ۴ر

- ارشاد مرشد ۔۔ ۰ر
- مجموعہ رہبر راہ حق ۵ر
- براہین یوسفی ۔۔ ۷ر
- ترجمہ فتح قلمی اردو ۴ر
- کشکول قلمی اردو ۴ر
- عناصر الشہادتین ۱۰ر
- تنقیح الشہادتین ۴ر
- مرثیہ انیس کامل ۶ر
- سراج عم اردو ۱ر
- جنگنامہ حضرت علی ۲ر
- سعدین الشفا
- ترجمہ سکندر شاہی سے
- جنگنامہ محمد حنیف ۴ر
- علاج الغربا ۔۔۔ ۷ر
- مجربات اکبری ۴ر
- قرابادین ذکائی ۱۲ر
- محیط اعظم کامل ۵ عہ
- نقش سلیمانی ۔۔ ۲ر
- تعویذ سلیمانی ۔۔ ۲ر
- تسخیرات سلیمانی ۲ر
- بیاض سلیمانی ۔۔ ۲ر
- حرز سلیمانی ۔۔۔ ۷ر
- اعجاز عیسوی ۳ر
- اعجاز محمدی ۔۔ ۲ر
- عملیات نادرہ ۔۔ ۲ر
- تسخیر ہمزاد ۔۔۔ عہ
- مجمع طلسم ۔۔۔۔ ۱۰ر
- طلسم بنگالہ ۔۔۔ ۵ر
- تعبیر نامہ خواب ۲ر
- شفاء العلیل ۔۔ ۵ر
- مجربات دبیری ۱۱ر
- آفتاب النجوم ۔۔ ۸ر
- آسمان النجوم ۔۔ ۱۲ر
- گلستان ۔۔۔ ۳ر

- بوستان ۔۔ ۴ر
- مقدر بیوض ۔۔ ۲ر
- کاغذات کارروائی
- عالمگیری ۔۔۔۔ ۲ر
- انشاء فائق ۔۔۔ ۱ر
- گل بکاؤلی ۔۔ ۱۰ر
- افصح الانشا ۔۔ ۲ر
- سکندر نامہ ۔۔۔ ۱۱ر
- یوسف زلیخا ۔۔ ۱۲ر
- انوار سہیلی ۔۔۔۔ ۴ر
- ابو الفضل ۔۔۔ ۱۴ر
- بہار دانش ۔۔ ۱۴ر
- بوستان ۔۔ ۳ر
- انشاء خلیفہ ۔۔۔ ۲ر
- دیوان مخفی ۔۔۔ ۴ر
- شاہنامہ اردو ۶ر
- باغ بہار ۔۔۔۔ ۴ر
- دیوان حافظ ۱۲ر
- ہنس جواہر جالکھا ۴ر
- آرائش محفل ۔۔۔ ۵ر
- بہار ہند ۔۔۔۔ ۱۲ر
- آئینہ تاریخ ۔۔ ۴ عہ
- خوشحال الصبیان ۰ر
- دستور الصبیان اردو ۔۔۔۔۔ ۔ر
- بندر کلی ۔۔۔۔ ۔
- نصاب الصبیان ۱ر
- بہار گلشن ۔۔۔ ۱ر
- چندر اولی ۔۔۔ ۲
- دیوان درد ۔۔ ۶ر
- دیوان منظور حق ۶ر
- فروق الامراض ۶ر
- تکشیف الحکمۃ اردو ۔۔۔۔۔ ۶ر

المشتہر محمد حافظ خان خلف حافظ محمد عبد الستار خان تاجر کتب و کلاہ لکھنؤ چوک

کتب خانہ جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible]، مجلس انتظامی، مجالس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲۔ اساتذہ جامعۂ عثمانیہ و کلیات ملحقہ و گزیٹیڈ عہدہ داران جامعہ اور اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک ماہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۳۔ طلبائے ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبا تین کتابیں اور بی اے اور انٹرمیڈیٹ کے طلبا دو کتابیں دو ہفتہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبا سے بحساب ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائیگا۔

۵۔ بشرط عدم طلب کتابیں مکرر جاری کی جا سکیں گی مگر اس غرض سے کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو تلافی کی ذمہ داری مستعیر پر عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکیں گی۔ فقط